ماہنامہ

جہانِ رضا

لاہور

بیادِ امام اہل سنت مجدد وقت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی

[illegible] بانی مجلس حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

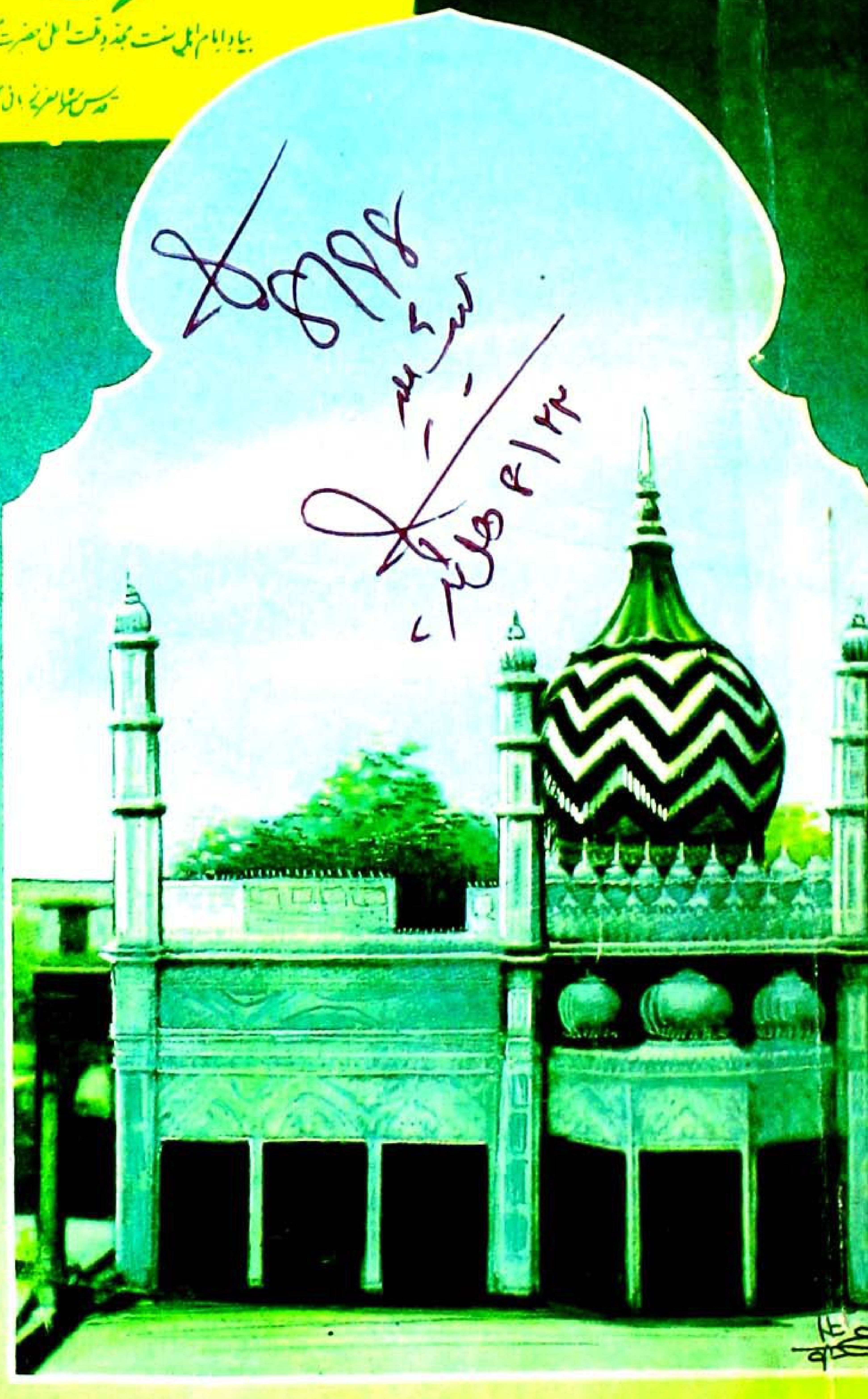

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ)

نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶

Marfat.com

CITY LIFE

Marfat.com

ماہنامہ
جہانِ رضا
لاہور

جلد نمبر ۷ ..... ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ / اگست ۱۹۹۸ء ..... شمارہ نمبر ۱۷

ترجمانی ——— احوال و مقامات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ

نگرانی ——— حکیم محمد موسیٰ امرتسری، بانی مرکزی مجلس رضا

قلم رانی ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے

گلفشانی ——— دانشوران مکتب رضا

نظر رانی ——— ارباب ذوق سلسلہ رضویہ

ہم زبانی ——— سخنوران حلقہ رضا

مہربانی ——— معاونین مرکزی مجلس رضا

پیام رسانی ——— نعمانیہ بلڈنگ۔ ٹیکسالی گیٹ لاہور

زود ستانی ——— پوسٹ بکس ۲۲۰۶ لاہور

عزا زبانی ——— ۵۵ ریلوے روڈ لاہور

Marfat.com

جہان رضا

اداریہ

اگست ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆

برباد معیشت کے اندھے ترجمان

سابقہ کئی ماہ سے پاکستان کی معیشت روز بروز تباہی کی منزل کی طرف جا رہی ہے۔ سیاسی راہنما اور معاشی ماہرین آئے دن بڑے بلند بانگ دعوؤں سے قوم کو طفل تسلیاں دیتے رہتے ہیں، مگر ہر روز سورج کی شعاعیں ملک پر معاشی بدحالی کا پیغام لے کر آتی ہیں۔ ایک وقت تھا اس معاشی تباہی اور بدحالی کی ذمہ داری اس حکومت پر ڈالی جاتی تھی جس کے "میاں بیوی" دونوں ملکی دولت لوٹ لوٹ کر باہر محلات تعمیر کرنے میں مصروف تھے۔ سابق صدر پاکستان نے جب اس لوٹ مار کرنے والی حکومت کا تختہ الٹا تو یہ اعلان ہوا کہ "اگر چند روز یہ لوگ ملکی ذرائع پر مزید مسلط رہتے تو ملک دیوالیہ ہو جاتا اور لوگ بھوکے مرنے لگتے۔ ہم نے ملک کو دیوالیہ ہونے اور لوگوں کو بھوکے مرنے سے بچا لیا ہے۔"

قوم نے سکھ کا سانس لیا کہ چلو ایک مسیحا نے ملک اور قوم دونوں کو بچا لیا ہے۔ انتخابی عمل شروع ہوا تو عوام کی اکثریت نے سابقہ حکمرانوں کو "خس کم جہاں پاک" کہہ کر بری طرح مسترد کیا اور موجودہ قیادت ایوان اقتدار میں براجمان ہوئی۔ انہوں نے آتے ہی سابقہ حکمرانوں کے وہ زخم دکھائے جو ملک و ملت کے ناتواں جسم کو داغ داغ کر چکے تھے۔ ان خزانوں کی نشاندہی کی جہاں خالی صندوق پڑے ہوئے تھے، ان اداروں کے نام بتائے جو لٹ چکے تھے۔ ان افراد کی فہرستیں شائع کیں جو سابقہ دور میں لوٹ مار کے ذمہ دار تھے۔

Marfat.com

یہاں تک ہی نہیں سابقہ صاحب اقتدار " زرداری میاں " کو ایک لمحہ فرصت دیئے بغیر قید و بند میں ڈال دیا گیا۔ ان کے حوارین کو پکڑ لیا گیا' ان کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کی گئیں' ایماندار اور سخت گیر محتسب مقرر کئے گئے' حرام خوروں سے مال حرام اگلوانے کے نوے بلند ہوئے۔ پکڑو! دھکڑو! ' مارو ' پیٹو! جانے نہ پائے' الٹے لٹکنے سے کوئی نہ بچ پائے' عوام خوش ہو گئے کہ محتسب آگئے' لوگ مطمئن ہو گئے کہ نجات دہندہ آ گئے' مظلوم سر اٹھا کر چلنے لگے کہ اب ظالم پکڑے جائیں گے اور غنڈے مارے جائیں گے۔

ابھی ان خوشخبریوں کے احسانات کا بوجھ کم نہ ہوا تھا کہ لاہور سے اسلام آباد جانے والوں کے لئے " موٹروے " تیار کر دی گئی' نوجوانوں کو لاکھوں کے قرضے دیئے جانے لگے' گینگ ریپ کرنے والوں کو موقعہ پر تختہ دار پر لٹکانے کے اعلان ہونے لگے' رات ٹی وی پر بڑے بڑے خوش لباس اور خوش پوشاک وزراء آ کر محفلیں سجانے لگے' قوم کے لئے پیکجز کے اعلان کرنے لگے' تجارتی سہولتوں کے پروگرام سامنے لاتے' معاشی راہیں ہموار کرنے کے منصوبے بناتے' عوام میں خوشحالی کے لئے ٹاسک فورس تیار کرتے۔ تعلیم' صحت اور امن و امان کی ضمانتیں دیتے' مگر رات کے اندھیروں میں اعلان کرنے والے راہنما جب اپنے اپنے محلات میں جا کر سو جاتے تو ان کی آنکھ کھلنے سے پہلے ہی پاکستان کی سرزمین پر سورج کی شعاعیں پڑتیں تو قوم معاشی اندھیروں میں پھنسی ہوتی۔ صبح نمودار ہوتی تو مصائب کے پہاڑ لے کر آتی' رات کے اعلان اور پیکجز کو سن کر صبح لوگ ایک دوسرے کے چہروں کو دیکھتے تو ہر چہرہ نئے غم اور نئی مصیبت میں ڈوبا ہوا نظر آتا۔ شام ہوتی تو ہزاروں ٹیکس اور سینکڑوں کے بل لوگوں کے گھروں تک پہنچ جاتے۔ مصائب کے یہ طوفان ایک سال سے زیادہ عرصہ تک پاکستان اور پاکستانیوں کی تقدیر بنے رہے۔ جو دن آتا معیشت کی تباہی لے کر آتا' جو رات آتی معیشت پر پہاڑ بن کر گرتی۔

ایک وقت آیا کہ ہمارے ہمسایہ ملک بلکہ ہمارے دشمن ملک نے ایٹمی دھماکہ

Marfat.com

کر کے جنوبی ایشیا پر اپنا رعب اور دبدبہ قائم کرنے کی بیوقوفانہ حرکت کر ڈالی' پھر اس اٹیم بم کو ہمارے ملک عزیز کی آخری سرحدوں تک پہنچانے کے لئے "پرتھوی" میزائل کا مظاہرہ کیا۔ اسے شاید یہ گمان تھا کہ معیشت کی ماری ہوئی یہ قوم دم بخود ہو جائے گی۔ سجدہ ریز ہو جائے گی' مگر پاکستان نے تو آج سے پندرہ سال پہلے ہی اٹیمی دھماکوں کی جگہ بم نصب کر رکھے تھے۔ پرتھوی کے مظاہرے سے پہلے ہی "غوری" ہندوستان کے کئی شہروں کو نشانے پر رکھے ہوئے تھا۔ اب پاکستان کا ایٹم گرجا تو دشمن جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

اس شاندار کامیابی کے بعد ہماری بدحالی کا ایک اور دور شروع ہوا' نادان حکمرانوں نے تباہ حال اور خستہ حال قوم سے قربانی مانگنا شروع کر دی۔ قرض اتارو' ملک سنوارو' ٹیکس دو' قربانی دو' اپنے غیر ملکی پونڈ اور ڈالر ہمارے حوالے کر دو' لوگ ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے کہ ایمرجنسی نافذ کر کے سب کچھ اپنا بنا لیا گیا۔ "ہم نے کشکول توڑ دیا ہے۔ اب ہم تمہارے پیسوں پر "جام جم" بنائیں گے۔" منڈیاں ویران ہو گئیں' سرمایہ دار کمپنیاں بیٹھ گئیں' ایکسچینج دم بخود ہونے لگے' دکاندار گاہکوں کا منہ دیکھنے لگے' گاہک سرکاری بلوں کی ادائیگی کے بعد بازاروں کا رخ نہ کرتے۔

یہ تھی وہ معیشت جسے اللہ تعالٰی کے نافرمانوں نے تباہ کر دیا تھا۔ یہ تھا وہ ملک جو ان سود خوروں کے ہاتھوں خوار ہو گیا تھا' یہ تھی وہ قوم جو ان جھوٹے وعدے کرنے والوں کے ہاتھوں بے جان ہو گئی تھی۔ قرآن پاک نے اس صورتحال کو ان لفظوں میں بیان کیا ہے کہ ومن اعرض عن ذکری فان له معیشةً ضنکاً "جو شخص مجھے بھول جاتا ہے' جو شخص میرے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے میں اس کی معیشت تباہ کر دیتا ہوں۔"

خدا و رسول ﷺ کے احکام سے غافل حکمران' اللہ و رسول ﷺ کے احکام سے دور دور رہنے والے حکمران کتنے ہی معاشی و اقتصادی پیکجز تیار کریں وہ ایک برباد اور تباہ کن معیشت میں پھنستے چلے جائیں گے۔ یہ جس قدر ٹیکس لگائیں' جس قدر

Marfat.com

قرضے لیں، یہ جس قدر غیر ملکی سرمایہ پر قبضہ کریں، یہ جس قدر لاکر اور بنکوں کے روپوں پر پنجے گاڑتے چلے جائیں ان کی معیشت تباہی کی غاروں میں پہنچتی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے محروم حکمران کشکول توڑیں یا جھولی پھیلائیں، بینکوں پر قبضے کریں یا سرکاری املاک کو بیچتے جائیں ان کی معیشت اس وقت تک درست نہیں ہو گی جب تک یہ اللہ اور رسول ﷺ کے ذکر اور کلام کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔

جاہل لوگ تو اللہ کے اس حکم کی اہمیت سے واقف نہیں، بے دین لوگ تو اللہ کے اس قانون کو نہیں سمجھتے، مگر ہمارے آج کے حکمران تو اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ اللہ کے ذکر کو بھول جانے والے معیشۃ وضنکا کا نشانہ بنتے ہیں۔ آج ہمارے سربراہان مملکت ماشاء اللہ، چشم بدور، بلا شک تردید نمازی ہیں، حاجی ہیں، نیک ہیں، صالح ہیں، وزیراعظم اور ان کا سارا خاندان کسی تعارف کا محتاج نہیں، صدر مملکت بلاشک و شبہ نمازی ہیں، نیک ہیں، صالح ہیں۔ اسی عدلیہ کے اکثر کرسی نشین جن تک ہمارا تعارف ہے نمازی ہیں۔ نیک ہیں اور یہ بات ہم بلاخوف توہین عدالت کہہ سکتے ہیں۔ یہ صدر مملکت، یہ وزیراعظم، یہ عدالت کے صدر نشین یہ سارے اللہ والے ہیں، یہ سارے اہل ایمان ہیں، یہ سارے نمازی ہیں، یہ سارے حاجی ہیں، پھر یہ سارے حضرات قوم اور ملت کی معیشت پر جس انداز سے مسلط ہیں اور انہیں موجودہ اندھیروں میں کوئی راہ دکھائی نہیں دیتا، یہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ ذکر خداوندی سے غافل ہو چکے ہیں، یہ احکام خداوندی سے کنارہ کشی کر رہے ہیں، یہ تباہ کن معیشت کے ترجمان بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے غافل اور سرکش انسانوں کی معیشت کو دولت سمیٹنے کے باوجود تباہ حال قرار دیا ہے۔ ساتھ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ انکا مستقبل تاریک ہو گا اور یہ "ایوان احتساب" میں اندھے اٹھائے جائیں گے۔

اللہ اور رسول کے احکام سے روگرداں لوگ اللہ کے ذکر سے غافل بندے یہ اقتدار کے نشے میں سرگرداں راہنما، کس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ تسلیم کہ اسمبلی میں ہیوی مینڈیٹ ان کا، ایوان صدر میں بیٹھا ہوا "نیک بندہ" ان کا، عدالتوں

Marfat.com

میں مقرر کردہ صدر نشین ان کے ہیں' فوجوں کے کمانڈر ان کے ہیں' خزانوں کے چابی بردار ان کے ہیں' قاتلوں اور غنڈوں کے شہسوار ان کے ہیں' دن ان کے ہیں' رات ان کی ہے' مگر سب کچھ ہونے کے باوجود یہ اللہ اور رسول ﷺ کے نہیں' تو کچھ بھی نہیں۔ ساری طاقتیں رکھنے کے باوجود یہ اللہ کی اطاعت سے محروم ہیں تو کچھ بھی نہیں۔

وزارت ان کی' صدارت ان کی' اسمبلی ان کی' عدالت ان کی' دولت ان کی' فوج ان کی' کوئی ہے جو ان کو چھیڑ سکے؟ کوئی ہے جو ان کو پوچھ سکے کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں؟ کوئی ہے جو ان سے پوچھ سکے کہ تم رات کے اندھیروں میں جو اعلان کرتے ہو صبح کے وقت ان کا کیا حشر ہوتا ہے!

تخت بھی تیرا' راج بھی تیرا' فوج بھی تیری' قبضہ بھی تیرا
ذکر خدا سے غافل لوگو! حشر بھی تیرا! نشر بھی تیرا!

ہم یہ سطریں لکھ رہے تھے کہ ہمارے ایک ایسے دوست آدھمکے جو کبھی ہماری طرح "فقرے" تھے۔ بیس سال اکٹھے روکھی سوکھی روٹیاں کھاتے رہے' مگر اب " ہذا من فضل ربی " سے کروڑ پتی بن گئے ہیں۔ کچھ دہندہ ہیں کچھ نادہندہ! کچھ پریشان' کچھ ذیشان ہیں۔ لکھی ہوئی چند سطریں پڑھ کر کہنے لگے "یار ڈرایا نہ کرو! یہ نہیں جاتے' نہیں جائیں گے مجھ سے لکھوا لے۔" ہم نے اس سے کہا' یار بات تیری بڑی پکی ہے' اچھی ہے' مگر یہ الفاظ میں نے فیلڈ مارشل ایوب خان کے ساتھیوں سے بھی سنے تھے' بھٹو کے جیالوں سے بھی سنے تھے' ضیاء الحق کے جرنیلوں سے بھی سنے تھے' بی بی کے رکھوالوں سے بھی سنے تھے۔ مگر آج ۔

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے!
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے!

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆

کس نفاست کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

مولانا محمد علیم الدین نقشبندی (دارالعلوم سلطانیہ، جہلم)

"جہان رضا" مارچ - اپریل ۱۹۹۸ء کے شمارہ میں مقالہ "دارالعلوم دیوبند کا اصل بانی کون!" خاصے کی چیز ہے۔ مقالہ نگار نے بہت محنت سے بہت سی تاریخی غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔ دلائل و براہین کی رو سے یہ حقیقت بے غبار کر دی ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی قرار دینا' کہنا اور لکھنا خلاف حقیقت ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ زید کی پگڑی بکر کے سر باندھ دی جائے۔

حیرت تو قاری طیب کے طرز عمل کے باعث ہے کہ انہوں نے سید مناظر احسن گیلانی کی اس تحقیق کو قلم زد کر دیا جس میں انہوں نے مولانا سید محمد عابد حسین کو دارالعلوم دیوبند کا بانی تحریر کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو مقالہ صفحہ ۸۰) اس سے یہ سوال دل و دماغ میں گردش کرنے لگا کہ دنیا کے عظیم دینی دارالعلوم کے مہتمم کے لئے جس تقویٰ' امانت' دیانت' اعتدال روی' حق پروری اور حق پسندی کی شدید ضرورت ہے کیا حضرت قاری صاحب کی شخصیت اس کی حامل تھی!

عقیدت کے غلو کے باعث دارالعلوم دیوبند کے اصل بانی حضرت مولانا سید محمد عابد حسین صاحب اور مولانا محمد قاسم نانوتوی کے بارے میں کچھ لوگوں نے غلط رائے قائم کر رکھی ہے کہ مولانا سید عابد حسین کا مقصود ایک مکتب کا قیام تھا اور بس اسے آفاقی اور عالمی ضروریات پوری کرنے والی درسگاہ بنانے سے ان کا دماغ خالی تھا۔ نیز ایسی ضروریات پوری کرنے والی درسگاہ بنانے کا خیال صرف مولانا محمد قاسم نانوتوی کے دماغ کی پیداوار ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی ان کے بعد ان کے بیٹے

Marfat.com

مولانا شمس العلماء محمد احمد صاحب اور ان کے بعد ان کے پوتے قاری محمد طیب کے مہتمم رہنے کے باعث اس غلط رائے کا تسلسل سے اظہار ہوتا رہا۔ دارالعلوم دیوبند پر ایسی فضا مسلط رہی جس کے باعث یہ رائے پروان چڑھتی رہی' اور بہت سے محققین نے اسے حقیقت ثانیہ کے طور پر تسلیم کیا۔ فاضل مقالہ نگار نے شیخ محمد اکرم مولف "موج کوثر" اور مولانا سید انظر شاہ دیوبندی استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند کی اس رائے کو اپنے مقالہ کے دو مختلف مقامات یعنی صفحہ ۵٦ - ٦١ پر نقل فرمایا ہے۔ مقالہ نگار خود بھی اس رائے سے متاثر بلکہ متفق اور ہمنوا معلوم ہوتے ہیں۔ جبکہ مقالہ میں درج حقائق اس خیال کی تردید کرتے ہیں۔ فاضل مقالہ نگار کی نگاہ شاید ان کی جانب مبذول نہیں ہو سکی۔

مقالہ (صفحہ ۵۲) میں "تذکرۃ العابدین" کے حوالہ سے درج ہے کہ اس وقت یعنی آج سے تقریباً سوا سو سال پہلے اس دارالعلوم کی تعمیر پر حضرت مولانا سید محمد عابد حسین کی سرپرستی میں ایک لاکھ روپے کی گرانقدر رقم خرچ کی گئی۔ اس کے لئے حاصل شدہ زمین کا بیع نامہ بھی آپ کے نام سے ہوا۔

نیز "سوانح قاسمی" کے حوالہ سے مولانا ذوالفقار علی دیوبندی کا بیان مقالہ کے صفحہ ۵٦ میں یوں درج ہے کہ سلطان روم بھی حضرت حاجی محمد عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی معاونت کے بغیر اس دارالعلوم کو نہیں چلا سکتا تھا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ مکتب کی ضروریات کے لئے چھتہ والی مسجد جس کے بانی حضرت حاجی صاحب خود تھے کے صحن' برآمدے اور ہال کافی تھے۔ صرف ایک مکتب کی تعمیر کے لئے اس زمانہ میں اتنی خطیر رقم جس کی مالیت آج کے دور میں کروڑوں روپے بنتی ہے کے خرچ کی کیا تک ہے۔ اس قدر کثیر اخراجات یقیناً ایک عظیم نصب العین کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے اصل بانی یقیناً اسے ایک عظیم عالمی دارالعلوم بنانا چاہتے تھے۔ اس بارے میں ان کا ذہن بالکل صاف تھا' اسی لئے اتنی کثیر رقم خرچ کرنا گوارا کیا۔

Marfat.com

حضرت مولانا حاجی محمد عابد حسین صاحب کے ساتھ حادثہ یہ ہوا ان کے لگائے ہوئے چمن پر مولانا محمد قاسم نانوتوی کا تصرف ہو گیا۔ یہ تصرف ان کے بعد ان کے بیٹے اور ان کے بعد ان کے پوتے میں منتقل ہوتا رہا۔ ان سب نے اتنا کیا کہ حضرت حاجی صاحب کی پلاننگ اور وضع کردہ خدوخال میں اپنے نظریات شامل کر دیئے اور اس کے نتیجے میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی یا پیدا کر دی گئی۔

مولانا سید محمد عابد حسین صاحب حضرت میاں راج شاہ قادری کے خلیفہ مجاز تھے جن کا ذکر مقالہ میں موجود ہے۔ حضرت میاں راج شاہ' حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید مہی کے خلیفہ تھے۔ یہ اپنے برادر بزرگ ہادی ہریانہ حضرت شاہ محمد رمضان کے جانشین تھے۔ یہ دونوں بھائی سرتاج الزہاد حضرت شاہ غلام جیلانی کے خلفا رہے تھے۔ (تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہوں ماثر الاجداد مولانا منظور الحق صدیقی' تذکرہ صوفیائے میوات' مولفہ محمد حبیب الرحمٰن میواتی)

یہ تینوں بزرگ اب تک کے صدیقی خاندان کے عظیم افراد ہیں۔ اس خاندان کی علمی' ادبی خدمات برصغیر پاک و ہند کی اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ واضح رہے کہ شاہ محمد اسماعیل شہید مہی' شاہ محمد اسماعیل دہلوی مدفون بالاکوٹ سے جدا شخصیت ہیں۔ دونوں کے نظریات و عقائد میں وہی فرق ہے جو ایک وہابی اور سنی کے درمیان ہوتا ہے۔ راقم الحروف کی نظر سے آپ کی ایک قلمی بیاض گذری ہے اس میں جابجا نظریات و عقائد اہلسنت کا اثبات ہے۔ آپ کو جنگ آزادی ۱۸۵۷ میں بغاوت کے الزام میں شہید کر دیا گیا تھا۔ آپ کے لخت جگر کو بھی اسی الزام میں شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

آخری گذارش جو میں اس بارے میں کرنا چاہتا ہوں وہ اس سوال کا جواب ہے کہ مولانا سید محمد عابد حسین صاحب نے کیوں مولانا محمد قاسم نانوتوی کو دارالعلوم کے امور میں شریک فرمایا۔ تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ....

Marfat.com

۱ ... مقالہ کے مندرجات سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت مولانا محمد عابد حسین صاحب دیوبند اور اس کے گرد و نواح میں انتہائی موثر شخصیت تھے۔ آپ کی شخصیت کی سحرانگیزی کے باعث ہی اتنے بڑے دارالعلوم کا قیام ممکن ہو سکا۔ ورنہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کو اتنے عظیم دارالعلوم کا اہتمام کبھی نصیب نہ ہوتا۔

۲ ... مولانا محمد قاسم نانوتوی دیوبند میں ایک ممتاز عالم دین تھے۔ اپنے ہمعصر علمائے دیوبند سے فہم و فراست میں فائق تھے۔

۳ ... مولانا محمد قاسم نانوتوی نے وہی کامیاب تیر بہدف اور مجرب نسخہ استعمال کیا جو بالعموم ان کے ہم مسلک علماء استعمال کیا کرتے ہیں کہ مولانا محمد قاسم حضرت سید محمد عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد' حضرت میاں راج شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہایت عقیدت و احترام سے حاضری دیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو ان سے بیحد متاثر ظاہر کرتے تھے۔ "تذکرہ صوفیائے میوات" مولفہ محمد حبیب الرحمٰن میواتی سے دو اقتباس نقل کرتا ہوں۔

(الف) ایک دفعہ مولانا محمد قاسم حضرت میاں راج شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرٹھ میں حاضر ہوئے اور فروتنی سے پا انداز پر بیٹھ گئے حضور نے ہاتھ تھام لیا۔ (صفحہ ۵۲۱)

(ب) مولانا محمد قاسم ایک مرتبہ الاھن میں آپ کے پاس تشریف لائے حضرت نے استدعا کی کچھ وعظ فرمایئے' جب سے علمائے دہلی کی صحبت ترک ہوئی ہے وعظ سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مولانا نے فرمایا میں خود زبان مبارک سے سننے آیا تھا۔ پھر دو تین شعر مثنوی کے پڑھے اور مطالب خاص کی طرف اشارہ فرمایا' میاں صاحب نے ارشاد فرمایا ان کا ترجمہ اور مطلب بھی بیان کرو اس پر بحر زخار علم شریعت نے وہ موجیں دکھائیں کہ

Marfat.com

سننے والے اور جاننے والے ہی کچھ اس کا لطف پا سکے۔ پھر حضور قبلہ (میاں راج شاہ) نے ان کا ایک مطلب (بیان) فرمایا وہ عام فہم تھا۔ پھر دوبارہ تقریر کی اس کو صرف مولانا نے سمجھا' سہ بارہ جو کچھ بیان کیا وہ ایسے مطالب عجیب و غریب تھے کہ روح مولانا (محمد قاسم) وجد میں آگئی' تیسرا کوئی نہ سمجھ سکا۔ پھر مولانا محمد قاسم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ میں اپنی مراد کو پہنچا اور یہ شعر پڑھتے ہوئے رخصت ہوئے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ان حقائق سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت حاجی مولانا سید محمد عابد حسین صاحب نے اپنے پیر و مرشد کے ساتھ مولانا محمد قاسم کی عاجزی فروتنی ملاحظہ فرمائی تو انہیں اطمینان ہو گیا کہ ان کے عقائد درست ہیں تو انہیں میرٹھ سے بلا کر اپنے مدرسہ میں ملازم رکھ لیا۔ اس کے بعد وہی ہوا جو اس گروہ کا وطیرہ ہے کہ آہستہ آہستہ پاؤں پھیلائے۔ حضرت حاجی سید عابد حسین صاحب صوفی منش تھے بات کو نبھانے والے تھے۔ جب بعد میں بات کھلی تو انہوں نے خیال کیا ہو گا کہ کسی کو بلا کر اسے جواب دینا مروت کے خلاف ہے اور دارالعلوم دیوبند کے معاملات سے دست کش ہو گئے۔ مولانا کی راہ صاف ہو گئی' انہیں کھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ بہت سے علمی و دینی مراکز کے بانی حضرات کی سادگی اور درگزر اور اس گروہ کی پرکاری کے باعث یہی داستان دہرائی جا چکی ہے اور دہرائی جا رہی ہے۔ ہر ایسے دینی مراکز کی داستان عبرتناک ہے۔ وہ سننے اور سنانے کی چیز ہے۔ مقلہ نگار کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس داستان کو دہرایا ہے۔ اہلسنت کی مساجد اور مدارس کے بانی حضرات کے لئے بالخصوص اور عوام اہلسنت کے لئے بالعموم لائق توجہ ہے۔

Marfat.com

برکات احمد نیازی سیالوی صاحب (لاہور)

بندۂ ناچیز ایک درویش منش نوجوان حافظ محمد رفیق اشرفی کے پڑوس میں رہتا ہے۔ موصوف دن میں جب بھی اپنی مصروفیات سے فارغ ہوتے ہیں میرے ہاں چلے آتے ہیں، حالات حاضرہ پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہیں۔ مسلک اہلسنت، علمائے اہلسنت، اکابرین اہلسنت، معاصرین علمائے کرام، اولیائے عظام اور ان کے پیروکاران ان کا موضوع سخن ہوتا ہے۔

ملاقات کی مختصر گھڑیوں میں پورے دن کی روداد سنا دیتے ہیں۔ اللہ جھوٹ نہ بلوائے موصوف دن بھر ۵۰ یا ۶۰ میل کی مسافت طے کرتے ہیں۔ پچاس ساٹھ انسانوں سے ملتے ہیں۔ اتنے ہی کام کرتے ہیں۔ "جہان رضا" میں جو کچھ چھپ رہا ہے اسے بیان فرماتے ہیں۔ آپ کی (فاروقی صاحب) جرات آمیز گفتگو اور تحریر سے بہت متاثر ہیں۔ ان کی روداد حیات کا اختتام "حضرت کچھوچھوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ" کے لیل و نہار پر ہوتا ہے۔ کیونکہ موصوف کے شیخ طریقت حضرت ڈاکٹر محمد مظاہر اشرف جیلانی اشرفی ہیں۔ ان کی صحبت کا یہ فیض عام ہے کہ وہ فرش پر چلتے ہوئے عرش پر لے جاتے ہیں۔ چند روز پہلے بندۂ ناچیز کو "فرش پر عرش" ایک نہایت ہی خوبصورت کتاب عطا فرمائی جو کہ محدث ہند حضرت کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے منظوم کلام پر مشتمل بلند پایہ مجموعہ ہے۔ "جہان رضا" لاہور کی طرف سے بڑی عقیدت و احترام سے چھپی ہوئی کتاب "تحفہ درود شریف" بھی انہوں نے عنایت فرمائی تھی۔

کتاب کے مضمون کی عظمت مسلم بندۂ حقیر تو اس کتاب کے سرورق ہی میں کھو گیا۔ گنبد خضراء کو بڑی دیر تک بوسے دیئے، اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کے طفیل آپ کو اور اراکین "جہان رضا" کو دینی و دنیاوی مرتبوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آج صبح اشرفی صاحب

Marfat.com

نے "جہان رضا" کا شمارہ نمبر ۷۰ ماہنامہ جون جولائی - ارسال کیا اور حکم صادر فرمایا کہ خلیل احمد رانا کی تحریر "پروفیسر محمد اسلم کے سفرنامہ ہند سے متعلق چند معروضات" کا مطالعہ کریں۔

اٹھارہ یا انیس سال پہلے کی بات ہے کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں پاکستان "نیشنل سنٹر الفلاح" لاہور میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت نامور قانون دان اے کے بروہی مرحوم نے فرمائی۔ مقررین میں حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی بھی تھا۔ پروفیسر محمد اسلم شعبہ تاریخ جامعہ پنجاب سے منسلک تھے۔ پروفیسر صاحب نے جچے تلے انداز میں سیرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تقریر فرمائی لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے متعلق اپنا بغض و عناد چھپا نہ سکے۔ وہ اس بات پر مصر تھے کہ خلافت راشدہ کا تسلسل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ہے۔ کچھ سر پھرے لوگ خاموش نہ رہ سکے اور سراپا احتجاج بن گئے اور پروفیسر صاحب کا منہ بند ہو گیا اور تقریر ختم کرنا پڑی۔ حضرت مفتی نعیمی صاحب نوراللہ مرقدہ اپنی نشست سے اٹھے اور نہایت ہی اچھے، مدلل انداز سے پروفیسر صاحب کی تسلی و تشفی فرمائی۔ میر مجلس جناب اے کے بروہی صاحب نے انگریزی میں خطاب فرمایا اور پروفیسر صاحب کی تقریر کے معترضہ حصوں کی نشاندہی کر کے جوابات دیئے۔

پروفیسر صاحب کے نظریات ڈھکے چھپے نہیں۔ زمین پر بیٹھ کر آسمان پر تھوکنا ان جیسے سینکڑوں لوگوں کا وطیرہ بن چکا ہے۔ یہ لوگ کسی مضمون میں اگر اچھی بات تحریر بھی کر دیں تو انہیں اچھا تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔ وہ اچھی بات کہتے ہیں تو "مارکیٹ ویلیو" ان کے پیش نظر ہوتی ہے۔ ان کی نشوونما ایک خاص محدود ماحول اور ایسے مکتبہ فکر میں ہوئی ہے جہاں پر گستاخانہ تعصب کی فضا قائم ہے۔ یہ لوگ پروٹسٹنٹ ہیں۔ ہر بات پر احتجاج "سفرنامہ ہند" میں اگر کسی بھی بزرگ کامل کے تصرفات و کرامات کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے ذکر میں بھی احتجاج پوشیدہ ہوتا

Marfat.com

ہے۔ یہاں تک کہ یہ بونے لوگ سرور کائنات' فخر موجودات' فخر آدم و بنی آدم حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بھی گفتگو کرتے ہیں تو ان کی تقریر میں بھی تعصب اور احتجاج کا عنصر غالب رہتا ہے۔

فاروقی صاحب ! آپ اہل قلم ہیں' محترم خلیل احمد رانا صاحب بھی اپنے قلم سے جہاں محبتوں کے نقش و نگار بنانے میں مصروف رہتے ہیں وہاں "گستاخوں" سے جہاد میں بھی برسر پیکار نظر آتے ہیں۔ اہل قلم عام انسانوں سے زیادہ حساس واقعہ ہوئے ہیں۔ آپ اس طبقہ سے تعلق' واسطہ رکھتے ہیں جو گرد آلود فضاء میں بھی خوشبو کو پالیتے ہیں اور بظاہر صاف شفاف ہوا میں گندگی کی ذرات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پروفیسر اسلم صاحب اور ان کے قبیل کی نیتوں سے آپ بخوبی آگاہ ہیں اور ان جیسے بدعقیدہ لوگوں کی آپ خوب خبر لیتے ہیں' کیا ہی اچھا ہوتا کہ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یک زبان ہو کر' یک جان ہو کر دشمن احمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر شدت کرتے۔ بقول اعلیٰ حضرت مجدد ملت حضرت محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجئے

ظالمو ! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

"کونسل جرائد اہلسنت" کی تشکیل پر مبارک باد قبول فرمائیے۔

Marfat.com

ندیم شفیق ملک صاحب (پرائم منسٹر ہاؤس' اسلام آباد)

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ کتاب اور "جہان رضا" ارسال کرنے کا ازحد شکریہ' میں نے خصوصیت سے "جہان رضا" پڑھا اور اس کو ازحد مفید اور معلوماتی پایا' میں اس کامیاب کاوش پر آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ خصوصیت سے پروفیسر محمد اسلم کی کتاب "سفرنامہ ہند" کے متعلق خلیل احمد صاحب رانا کا مضمون انتہائی دلچسپ تھا۔ جس نے بھی یہ کتاب پڑھی ہے وہ خلیل صاحب کی وسعت نظر اور عمیق نگاہی کی داد دے گا۔ حوالوں کا اہتمام بھی انتہائی خوب ہے۔ میں آپ کا ازحد مشکور ہوں گا اگر آپ "جہان رضا" باقاعدگی سے مجھے ارسال کرتے رہیں۔ بلکہ اگر آپ "مرکزی مجلس رضا" کی مطبوعات اور "جہان رضا" کے گذشتہ شمارے مجھے بھجوا سکیں تو میں انتہائی ممنون ہوں گا۔ سچ پوچھئے تو مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وسعت کا اتنا ادراک پہلے نہ تھا اور میں اپنی بے خبری کی تلاوفی کرنا چاہتا ہوں۔ "مرکزی مجلس رضا" کے سلسلے میں میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور تحریر فرمائیں اور اپنے ٹیلیفون نمبر سے بھی آگاہ کریں تاکہ آپ سے بات ہو سکے۔ والسلام

صاحبزادہ سید عتیق الرحمٰن شاہ صاحب

(انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)

"جہانِ رضا" کے گراں قدر مقالات کے مطالعہ کے بعد مجھے یہ لکھنے کی اجازت دیں کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے انسان کا نام ہے جن کا تعلق افغانوں کے قبیلہ بڑیچ سے ہے۔ جن کے آباء افغانستان سے ہجرت کر کے انڈیا کے گاؤں بریلی میں آباد ہو گئے۔ جنہوں نے ۱۸۵۶ء سے ۱۹۲۱ء تک عالم رنگ و بو میں رہ کر مروجہ علوم و فنون کے ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

Marfat.com

مذہبی علوم کی جدید سائنس کی ہر برانچ پر اپنی علمی کاوش چھوڑی' میرا مقصد اس وقت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و فنون کا تعارف کرانا نہیں ہے' بلکہ صرف ایک پیغام دینا ہے۔ چند انتہا پسند تنظیموں نے کچھ عرصہ قبل اہل عرب میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو شدید بدنام کرنے کی مہم چلائی جس کی وجہ سے جامعہ ازہر "مصر" اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی فضا مکدر ہو کر رہ گئی۔ جہاں اہلسنّت کی آواز کو کوئی نہ سنتا بلکہ ان سے شدید نفرت اور تعصب کا یہ عالم تھا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں کو یہ عالمی اور بین الاقوامی ادارے اپنی تنگ دامنی کے احساس دلانے لگے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ اہلسنّت کے سکالر اٹھتے اور بین الاقوامی سطح پر عربی اور انگریزی میں اپنا دفاع کرتے۔ غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے۔ بقول شاعر ؎

میں خاموش رہا تو اور بھی غلط فہمیاں بڑھیں
وہ بھی سنا ہے اس نے جو میں نے کہا نہیں

افسوس کہ بعض تنگ نظر ارباب علم و ہنر کا تو یہ رویہ رہا ہے کہ ایک عظیم ہستی نے میرے قبلہ والد صاحب (پیر سید محمد سلیمان شاہ صاحب بخاری سجادہ نشین محسن آباد شریف نگری لورالائی بلوچستان) کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اپنے بیٹے کو بین الاقوامی یونیورسٹی نہیں بھیجنا تھا وہاں تو عقائد کا صفایا ہوتا ہے۔ انہیں شاید یہ معلوم نہ تھا کہ میرے پیچھے عظیم روحانی قوتیں کارفرما ہیں۔ بہرحال پیر محمد کرم شاہ الازہری اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے' نے اس ضرورت کو اس وقت محسوس فرمایا جب انہوں نے مصر کے جامعۃ الازہر میں اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ وہ ایک غیور سنی عالم دین تھے۔ انہوں نے واپس آکر اپنے لائق طلباء کو جامعۃ الازہر اور ملک و بیرون ملک کی یونیورسٹیوں میں پھیلانے کا عزم کر لیا تھا۔ وہ اپنے اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب ہوئے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر اہلسنّت

Marfat.com

سرخرو ہو چکے ہیں۔ مثلاً...

☆ ... میرے پاس کم و بیش چالیس سکالرز کی فہرست موجود ہے جو دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں سے امام احمد رضا افغانی علیہ الرحمہ پر ایم اے ' پی ایچ ڈی کے مقالے لکھ چکے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

☆ ... حضرت پیر صاحب کے ایک ہونہار شاگرد سید مشتاق احمد شاہ صاحب نے جامعہ الازہر (مصر) میں بسیار کوشش کے بعد اپنا مقالہ بعنوان "الشیخ احمد رضا و اثرہ' فی الفقہ الحنفی" مکمل کر لیا جو عربی میں ۴۰۰ سے زائد صفحات پر محیط ہے۔ اہل علم حضرات اس کی فوٹو کاپی جامعہ نظامیہ لاہور سے لے سکتے ہیں۔ یہ وہ جامعہ الازہر ہے جہاں سے ایک اطلاع کے مطابق جس میں ایک بار بعض غلط فہمیوں کی بنا پر سنی طلبا کو نکل جانے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ پھر انہوں نے مل کر اپنی صفائی اور عقائد و افکار کی وضاحت کے موقع کی اپیل کی جس کے بعد نوٹس واپس لے لیا گیا۔

☆ ... حضرت قبلہ مولانا شرف القادری کے لخت جگر محترم ممتاز سدیدی صاحب جنہوں نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم اے عربی کیا تھا حال ہی میں جامعہ ازہر میں اپنے مقالے کا عنوان " الشیخ احمد رضا الہندی البریلوی شاعرا" عربیا" " منظور کرا چکے ہیں۔

☆ ... جامعہ ازہر "مصر" کے استاذ قسم اللغات حازم المحفوظ المصری نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے عربی دیوان پر تحقیق و تقدیم کی ہے جو کہ ۳۵۳ صفحات پر محیط ہے۔ اس دیوان کو سیدی قبلہ شرف القادری صاحب کے تعاون سے طبع کرایا گیا ہے۔ اہل عرب نے اس کو پذیرائی بخشی۔ پاکستان کے عربی ادب اور علماء و سکالرز اس دیوان کا ضرور مطالعہ کریں۔ استاذ محفوظ نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو " الامام اکبر " کا لقب دیا ہے۔

Marfat.com

☆ ... انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی تنگ فضا جس میں دنیا بھر کے ۶۵ ممالک کے طلبا زیر تعلیم ہیں جہاں شیعہ اور بریلوی عقائد کی مساوات کا تصور عام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے راقم الحروف نے عربی دیوان کی اشاعت سے قبل دسمبر ۱۹۹۶ء میں "شاعرنا المعاصر الامام احمد رضا الافغانی رحمۃ اللہ علیہ" کے موضوع پر ڈاکٹر ابوالقاسم رشوانی مصری کی نگرانی میں Assignment پیش کی تھی۔

اس کے بعد حال ہی میں قاعۃ البحث الادبی کے مضمون میں فن "حسان العمل فی ادب الشیخ احمد رضا" ایک مختصر بحث پیش کی۔ طویل جدوجہد اور مسلسل کوشش کے بعد حال ہی میں ایم اے عربی کے مقالے کے لئے میرا "خطۃ البحث" قبول کر لیا گیا۔

" النثر الفنی عندالشیخ احمد رضا الافغانی الہندی " (م ۱۹۲۱) یہ عالمی سطح پر سینوں کی فتح ہے۔ سب سنی لائق مبارکباد ہیں۔ اس کے علاوہ علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی عربی مصنفات بالخصوص جدالممتار علی رد المختار - الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیۃ تعلیقات علی ارشاد الساری' تعلیقات علی الصحاح الستہ' الفضل لموہبی' کفل الفقیہ الفاہم اور دیگر سینکڑوں تعلیقات کا مطالعہ کریں ان کو اپنی لائبریریز میں رکھیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے " فتاویٰ رضویہ " کو ہر لائبریری میں ہونا چاہئے' رضا فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے جدید تحقیق و تدوین کے ساتھ ۱۳ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ فقہی مسائل میں یہ ایک ایسا عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے کہ جس کو جنوبی افریقہ کی حکومت نے مسلمانوں کے پرسنل لا کے طور پر منظور کر لیا ہے۔

صاحبزادہ محمد الیاس قادری فاضلی صاحب (ملکوال گجرات)

" جہان رضا " کا شمارہ اپریل' مئی باصرہ نواز ہوا۔ اداریہ پڑھ کر دل بے

Marfat.com

حد آزردہ ہوا، ملت سنیت ٹکڑے ٹکڑے نہیں بلکہ ریزہ ریزہ ہو چکی ہے۔ اللہ کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سنی راہنماؤں کو آپس میں توفیق ہدایت و اتفاق عطا فرمائے، آمین۔ قبلہ پروفیسر آرزو صاحب مدظلہ کا امام اہلسنت پر تحقیقی مضمون بلاشبہ اپنے اندر بہت سی معلومات لئے ہوا تھا۔ دارالعلوم دیوبند کے اصل بانی حاجی سید عابد حسین علیہ الرحمتہ کے بارے میں مضمون بے حد پراثر ہے۔ قبضہ گروپ (شیطانی گروہ) سے یہ سب کچھ بعید نہیں ہے اور نہ تھا اب بھی سینوں کی بنائی ہوئی مساجد پر ان ظالموں کا قبضہ ہوتا جارہا ہے۔ منڈی بھاؤالدین کی بڑے میناروالی مسجد ہمارے ملکوال میں مسجد بزم توحید، غوث زمان امیر حزب اللہ حضرت پیر سید محمد فضل شاہ صاحب جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کردہ ہے مگر اب قبضہ ان ظالموں کا ہے اور بھی بہت سی مساجد پر یہ خبیث گروہ قابض ہے اور سنی سن ہو چکے ہیں۔

۱۹۷۱ء کی طرح ۱۹۹۸ء میں بھی علم و فضل کے آفتاب و مہتاب غروب ہوئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے اور موت کے سامنے تو کسی کا چارہ بھی نہیں ہے۔ چند سال پیشتر آپ نے حیات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۸ حصوں میں مجلس رضا کی جانب سے طبع کروانے کا اعلان فرمایا تھا جن میں سے تین حصے پہلی جلد کے ملے باقی کے کیا ہوئے؟ غالباً انڈیا کے کسی مفتی نے تین حصے دبائے ہوئے ہیں۔ افسوس صد افسوس کہ کسی نے اس سے واپس لینے کی ہمت نہیں کی اور تو اور پروفیسر محمد الدین آرزو صاحب قبلہ بھی بے بس نظر آتے ہیں اور بریلی شریف والے بھی خاموش ہیں کیا وہ مفتی اتنا طاقتور ہے، کیا کوئی ہمت والا اس سے کتاب بازیافت نہیں کروا سکتا۔ کسی اداریہ میں اس مسئلہ پر بھی بحث فرمائیں اور اچھی طرح سے فرمائیں۔

یہ تلخی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی محبت کی شدت کے اثر سے آئی۔

"معارف رضا" میں مسعود ملت قبلہ کے مرتبہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ کے مطبوعہ سوانحی خاکہ پر کام شروع ہو جاتا تو بہتر تھا۔ ہمارے دانشور سوچنے پر آدھی عمر گزار دیتے ہیں۔ بہرحال حیات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دستیابی کی تحریک ضرور پیدا کرنی چاہئے۔ نہ "مرا نوش ز تحسین" والا قطعہ برحق ہے مگر پیاسے کی پیاس پانی کا ایک قطرہ نہیں بجھا سکتا۔

صاحبزادہ میاں محمد سلیم حماد صاحب (حال مقیم مری)

یکم جولائی ۱۹۹۸ء کو آپ کا خط اور "جہان رضا" موصول ہوا۔ قلب و ذہن شاداب ہوئے۔ سید فاروق القادری صاحب کی آمد سے بندہ مستفیض نہ ہو سکا اس کا افسوس ہوا۔ فاروق صاحب نے لاہور کتنے دن قیام کیا اور آنے کا سبب کیا تھا؟ چونکہ زندگی میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سید فاروق صاحب بغیر پیشگی اطلاع لاہور آئے ہوں اور بندے سے راز و نیاز نہ ہوئے ہوں۔ خیر یار زندہ صحبت باقی۔

سرسبز و شاداب چنار کے درختوں میں گھرے ہوئے فلیٹ اور بادلوں کی قربت و کثرت سے بھرپور ماحول نے اردگرد کے نظاروں سے محروم کرنا شروع کر دیا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم لوگ زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں پر قیام پذیر ہیں اور بادلوں کے سنگ تیرتے پھرتے ہیں۔ سورج کی روشنی اور حدت ہم تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ دن کو بھی روشنی کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے چودھویں کے چاند کا اجالا۔ ویسے تو قدرت کی ہر تخلیق اپنی اپنی جگہ بینظیر ہے لیکن ہم میدانی علاقوں کے باسی افراد کو مری کے یہ نظارے زیادہ ہی بھلے لگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "مصور" اپنی قدرتی صورت میں ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ سبحان اللہ "جہان رضا" اسم بامسمیٰ ہے۔ آپ کی قلم روانی بلکہ قلمی حکمرانی کا شاہکار ہے جس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری دامت برکاتہم کی نگرانیاں، ارباب ذوق (بریلوی) کی گلفشانیاں اداریہ کی صورت میں آپ کی کھٹی میٹھی پیام رسانیاں اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکلامیاں پھر غفلت شعار اہلسنت کی کہانیاں موجود ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

آپ کو مزید ہمت، حوصلہ اور تندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے تاکہ ہم جیسے تشنگان علم و ادب کو آپ کی وساطت سے سیرابی ہوتی رہے اور غفلت شعاروں کو بیداری کا پیغام ملتا رہے۔

"جہان رضا" جون - جولائی ۱۹۹۸ء میں حسب معمول خوبصورت پر تحقیق مضامین موجود ہیں جنہیں بار بار مطالعہ کرنے سے بھی دل نہیں بھرتا۔ خلیل احمد رانا صاحب کے تنقیدی مضمون بعنوان " سفرنامہ ہند پر تنقیدی نگاہ " یا "پروفیسر محمد اسلم کے سفرنامہ ہند سے متعلق چند معروضات" مجھے یہ دونوں عنوان بہت کمزور اور حقیقت حال کے مطابق نہیں لگے۔ میرے خیال میں رانا صاحب کے مضمون کا عنوان "پروفیسر اسلم کی قلمی بددیانتیاں" ہونا چاہئے تھا۔ رانا صاحب کے مضمون سے ہر قاری پر یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ پروفیسر اسلم نے یہ غلطیاں سہواً" نہیں بلکہ خبث باطن اور نیت کی خرابی کا شاخسانہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء، بریلوی مکاتب فکر کے اکابرین کے خلاف اور بریلوی مکتبہ فکر کے خلاف گروہ کے حق میں علم و قلم کا پرفریب استعمال کرتے ہیں اور انتہائی بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میرے خیال میں آج کے دور میں جو شخص یہ سمجھتا ہے اسکی عیاری و مکاری سے لوگ بے خبر ہیں وہ سب سے بڑا احمق ہے۔

میری جانب سے رانا صاحب کو پر تحقیق مضمون اور پروفیسر اسلم کو آئینہ احوال دکھانے پر بہت بہت مبارکباد پیش کریں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی اور مزید توقیر و توفیق عطا فرمائے۔ گزشتہ خط میں میری ایک گذارش در خور اعتناء نہ سمجھی گئی یہ کہ قومی ڈائجسٹ کے ہجویری نمبر کا کیا بنا؟ اس بارے میں تفصیلاً" لکھیں تاکہ میں بھی اختر حسین شیخ صاحب سے کوئی سوال جواب کر سکوں اگر میرے لئے ایک پرچہ محفوظ فرما لیا گیا ہے تو بندہ آپ کا احسان مند ہو گا۔ جملہ احباب کو ڈھیروں سلام

Marfat.com

خلیل احمد رانا صاحب (جہانیاں منڈی)

ماہنامہ "جہان رضا" شمارہ جون - جولائی ۱۹۹۸ء موصول ہوا' شکریہ۔ آپ نے احقر کے مضمون کو جہان رضا میں جگہ دی' اس کے لئے سراپا ممنون ہوں۔ آپ کا اداریہ' ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب کا مضمون اور ڈاکٹر ہلال جعفری صاحب کی تضمین پسند آئی۔ بہت خوب لکھا ہے۔ چونکہ مجھے حضرت ہلال جعفری سے تعارف حاصل ہے مجھے اجازت دیں "جہان رضا" کے قارئین کو بھی اس تعارف میں شریک کروں ....

تخلص ہلال

نام سید اشرف علی جعفری

ولدیت سید اوصاف علی جعفری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

وطن ریواڑی ضلع گوڑگانواں (میوات' بھارت)

تعلیم منشی' منشی فاضل (فارسی) فاضل اردو (ایف اے) ہندی (بھوشن)

ذریعہ معاش تجارت

ہلال جعفری صاحب ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے ملتان آئے' سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد محترم کے ہاتھوں کو بوسہ دیا' سلسلہ چشتیہ میں حضرت پیر سید نذیر احمد شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کی' حضرت سید نذیر احمد شاہ صاحب قصبہ موہان ضلع اٹاوہ (یو پی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ میں تعلیمی مراحل طے کئے' ۱۸ سال کی عمر میں مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۱۳ھ / ۱۹۱۷ء) سے بیعت ہوئے اور باطنی علوم کی تکمیل کی' پھر شیخ کے حکم سے ریاست الور میں دلیسولہ گاؤں میں قیام فرمایا اور لوگوں میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ ۱۹۴۷ء میں آپ ہجرت کر کے لاہور آگئے' کچھ عرصہ شیخوپورہ رہے' بعد میں بہاولپور منتقل ہو کر مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ آپ بہت پرہیزگار اور عابد و زاہد

Marfat.com

شخص تھے۔ آپ ہر سال اپنے مرشد حضرت شاہ احمد میاں علیہ الرحمتہ کا عرس کراتے تھے۔ جس میں ۲۱ ربیع الاول تا ۲۶ ربیع الاول تک صبح و شام نعت خوانی ہوتی، پھر لنگر تقسیم ہوتا۔

۲۱ جون ۱۹۶۸ء کو حسب معمول آپ کے مرشد کے عرس کی تقریبات شروع ہوئیں۔ ۲۲ جون کو بعد نماز عشاء نعت خوانی شروع ہوئی، اس محفل میں حضرت علامہ سیدی احمد سعید کاظمی امروہی علیہ الرحمتہ (المتوفی ۱۹۸۶ء) بھی شریک تھے۔ حضرت ہلال جعفری نے اپنی ایک نعت شریف پڑھی جس کا مطلع ہے ۔

جو ذرے ملے مجھ کو مدینے کے سفر میں
چن چن کے وہ رکھ لئے دامان نظر میں

جب یہ شعر پڑھا ۔

بیٹھا ہوں لئے درد محمد ﷺ کا جگر میں
اللہ کی رحمت سے ہے سب کچھ میرے گھر میں

تو آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اسی عالم میں سجدہ فرمایا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، آپ کا مزار مبارک محلہ کجل پورہ بہاولپور میں ہے۔

حضرت ہلال جعفری کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ جان رحمت (تضمین بر سلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
۲۔ طلوع سحر (مسدس)
۳۔ ہلال حرم (نعتیں)
۴۔ کاسہ ہلال (نعتیہ قطعات) زیر طبع
۵۔ مطلع انوار (تضمینات)

مولانا سید محمد یٰسین شاہ صاحب (ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ، آزاد کشمیر)

عرس پاک حضور داتا سرکار علیہ الرحمتہ پر ملاقات ہوئی، ارشادات عالیہ

Marfat.com

سے مستفیض ہوا' اور آج جناب کا ارسال کردہ ماہنامہ "جہان رضا" ملا' الحمدللہ جناب نے پھر مہربانی فرمائی۔ "جہان رضا" فکر رضا کا ترجمان ہے اور پھر آپ کی تحریر قلیل ہو یا کثیر وہ اہلسنت کی فکری ترجمان ہوتی ہے۔ مولائے قدوس آپ کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ "یوم رضا" کے سلسلہ میں آپ کا اداریہ قابل داد ہے۔ ساتھ ہی پروفیسر اسلم صاحب کے سفرنامہ پر خلیل احمد رانا صاحب کا تعاقب بروقت حقائق پر مبنی ہے۔ اصل میں ہم "فکر رضا" کی ترجمانی ایسی جگہ کر رہے ہیں جہاں ہر طرف سے امریکہ کے ڈالر' سعودی ریال کی ایسی ریل پیل ہے کہ بمشکل ادارہ چلایا جارہا ہے۔ ان حالات میں آپ جیسے احباب کی سرپرستی ہمارے لئے باعث اطمینان ہے۔ "جہان رضا" پڑھنے سے پتہ چلا کے جناب نے فضائل درود شریف پر کوئی تحفہ شائع کیا ہے' اگر ایک عدد ہمارے لئے بھی عطاء ہو جائے تو کرم ہو گا۔ باقی جملہ احباب کو سلام

طارق سلطانپوری صاحب (حسن ابدال)

"جہان رضا" کے ایک شمارے میں حاجی سید محمد عابد حسین قادری علیہ الرحمتہ کو دارالعلوم دیوبند کے بانی کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ میں قطعہ سال وصال حضرت حاجی سید محمد عابد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور ساتھ ہی آپ کے "جہان رضا" کے قارئین کے لئے چند تعارفی سطریں بھی پیش کر رہا ہوں' حقیقی بانی مدرسہ دارالعلوم دیوبند

۱۔ خلیفہ حضرت میاں راج شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (سوندہ شریف' ہریانہ' بھارت)

۲۔ خلیفہ حضرت میاں جی کریم بخش رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت (دہلی) سال ولادت (۱۲۵۰ھ) بہ الفاظ (خورشید اصلاح ۱۲۵۰ھ - ذوق و شوق نجم ۱۲۵۰ھ)۔ اس قطعہ کے مندرجات کا ماخذوہ "انکشافاتی" مضمون ہے

Marfat.com

جو ماہنامہ "جہان رضا" لاہور کے مارچ و اپریل کے مشترکہ شمارے میں چھپا ہے اور جو محترمی ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب ہمدرد یونیورسٹی دہلی نے تحریر کر کے ایک شاندار تحقیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں مرد حق حضرت حاجی سید محمد عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قطعہ سال وصال مکرمی پیرزادہ محمد اقبال احمد فاروقی مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' یہ ان کی ان مساعی جمیلہ کا اعترافیہ ہے جو وہ ایک عرصے سے "جہان رضا" کے ذریعے مسلک اہل حق کی توشیع و تشہیر اور فروغ فکر رضا کے مبارک مشن کی تکمیل کے لئے نہایت تندہی و جانفشانی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ "جہان رضا" دلدادگان رضا کے لئے ایک نادر تحفہ علم و دانش ہے۔ جس کے فکر انگیز اداریئے' خرد افروز مضامین و شذرات' دلچسپ و فرحت بخش نفاست نامے' اور آگہی افزا اطلاع نامے اہل نظر کے سامنے آتے غرضیکہ یہ گلدستہ معانی و معارف "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کا حقیقی تصویر نامہ لئے ہوئے باذوق قارئین کو زینت نگاہ و تسکین خاطر کا بیش بہا مواد فراہم کرتا ہے اور یہ سب کچھ جناب فاروقی صاحب کی بداعت فکر' نفاست ذوق اور ندرت اسلوب نگارش کا مرہون منت ہے۔

پیکر صدق و صفا و صاحب عرفان و علم
مرد حق عابد حسین عالی مقام و نام ور

آج ہے دیوبند کا مشہور جو دارالعلوم
اس کا بانی تھا حقیقت میں وہ مرد حق نگر

اہل حق کے ہیں جو اعمال و عقائد مستند
کاربند ان پر تھا وہ مخدوم ارباب نظر

صاحب کشف و کرامت' عامل و کامل ولی
نقش پرتاثیر' تعویذات اس کے پر اثر

Marfat.com

قائل نذر و نیاز و محفل میلاد تھا
اسکے محبوب عترت و اصحاب شاہ بحر و بر

للبیت' پاکبازی کا وہ پیکر دیدہ زیب
خوش عقیدہ' وہ محب و عاشق خیرالبشر

صاحب کیف حضوری تھا بہ تکثیر درود
خوش مقدر تھا وہ پاکیزہ دل و روشن نظر

خود ولی اور اولیائے پاک کا اخلاص مند
رام پوری سے اسی حال ہوا فیض نظر

نام امداد اللہ تھا جس کا قسیم فیض فقر
اس کے خوان فقر و عرفاں سے ہوا وہ بہرہ ور

راج شاہ سے قادری نسبت بھی حاصل تھی اسے
کیا کشادہ ظرف رکھتا تھا وہ عبد خوش سیر

اس نے ڈالی تھی بنا جس مرکز تعلیم کی
آج ہے وہ اس کے مسلک کی مخالف سمت پر

اپنے بانی کے عقائد سے ہوا منحرف
سینہ سوز و دل شکن یہ سانحہ ہے کس قدر

عاشق سرکار بانی' یہ ہے گستاخ حضور
واقعی منظر ہے یہ افسوسناک و تلخ تر

داد کا ہے مستحق' تحسین کا حقدار ہے
آشکارا کر دی انجم نے حقیقت مستتر

Marfat.com

تربت "عابد" پہ گوہر بار ہوتا روز حشر
ابر لطف و بارش نور خدائے بحر و بر

مجھ سے ہاتف نے کہا از روئے بندہ پروری
اس کا سال وصل ہے "شمس بصیرت" "دیدہ ور"
(۱۳۳۱ھ)

"جہان رضا" سے بچھڑنے والے اہل محبت توجہ فرمائیں

ہمارے کئی قارئین "جہان رضا" بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان مقالات کے مطالعہ سے محروم ہو چکے ہیں۔ جو اہل علم و فضل کے افکار سے معمور ہو کر "جہان رضا" کے صفحات پر مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ ایسے حضرات دوبارہ "جہان رضا" اپنے نام جاری کرائیں۔ سالانہ چندہ ابھی تک ۱۲۰ روپے ہے۔

مرکزی مجلس رضا نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ مضامین

مقالہ نگار = جناب واحد رضوی صاحب (اٹک شہر)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ بیک وقت محدث، مفسر، محقق، فقیہ اور مجتہد ہونے کے علاوہ اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے۔ آپ کے اردو کے کلام کے دو حصے "حدائق بخشش" (حصہ اول و دوم) کے تاریخی نام سے ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کے باقی ماندہ کلام کا ایک مجموعہ آپ کے ایک عقیدت مند نے "حدائق بخشش" (حصہ سوم) کے نام سے مرتب کیا جو تاریخی اعتبار سے غلط ہے۔ البتہ اس مجموعے کا نام "باقیات رضا" رکھ دیا جاتا تو بہتر تھا۔ حدائق بخشش حصہ سوم کا جو نسخہ اس وقت میرے پیش نظر ہے اس کی ترتیب سے اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے جیسے مرتب کو اعلیٰ حضرت کا کوئی شعر، نعت، قطعہ یا رباعی وغیرہ ملتی گئی وہ اپنے پاس جمع کرتے گئے اور پھر اسے جوں کا توں شائع کر دیا۔ چنانچہ اس مجموعہ کے متعلق پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:

> "مولانا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد بدایوں سے "حدائق بخشش" کے نام سے ایک مجموعہ شائع ہوا جس میں مولانا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو، فارسی اور عربی کلام شامل ہے لیکن یہ مجموعہ زیادہ مستند نہیں، اس میں الحاقی کلام معلوم ہوتا ہے۔"

ان تینوں حصوں کے علاوہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا کلام متفرق طور پر شائع ہوا چنانچہ مولانا عبدالقادر بدایونی (م ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء) کی منقبت میں "چراغ

Marfat.com

انس" (۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء) کے نام سے آپ نے ایک مدحیہ قصیدہ لکھا جو پہلی دفعہ ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" پٹنہ (بہار) میں شائع ہوا۔ بعد میں مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ نے اسے کتابی صورت میں شائع کیا۔ اس قصیدے کے اشعار کی تعداد ۷۶ ہے۔ اس کے علاوہ شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمتہ کی منقبت میں "مشرقستان قدس" کے نام سے قصیدہ لکھا جو ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" میں شائع ہوا۔ ایسے ہی ایک اور نظم بعنوان "الاستمداد علی اجیال الارتداد" ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء برج منڈی ضلع لائل پور سے شائع ہوئی۔ فارسی میں "صمصام حسن" کے نام سے بھی ان کا ایک قصیدہ شائع ہوا۔ عربی میں قصیدہ "امالی الابرار" کا نام بھی ملتا ہے۔ عربی اور فارسی کا متعدد کلام آپ کی مختلف تصانیف میں پھیلا ہوا ہے جس کو جمع کر کے صحیح خطوط پر مرتب کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ رضویات پر کام کرنے والے سکالرز اور محققین کی طرف سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو ازسرنو مرتب کیا جارہا ہے، تاہم ابھی تک کوئی مستند اور مکمل مجموعہ سامنے نہیں آیا۔ (ان دنوں مصر الازہر یونیورسٹی کے کلیہ لغات و ترجمہ کے استاذ حازم محمد احمد اعبدالرحیم محفوظ صاحب نے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا عربی کلام ایڈٹ کیا ہے جسے حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے شائع کر دیا ہے۔)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی شاعری کے حوالے سے اب تک بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جارہا ہے۔ ناقدین نے ہر حوالے سے کلام رضا کو پرکھا ہے لیکن میری ناقص رائے کے مطابق اس وقت تک امام موصوف کے کلام کے متعلق کسی بھی حوالے سے کوئی حتمی رائے نہیں دی جاسکتی، اس وقت تک کہ ان کا مکمل کلام جو عربی، فارسی، اردو تین زبانوں پر مشتمل ہے سامنے نہ ہو۔

اصناف سخن کے اعتبار سے امام احمد رضا کا کلام نعت، منقبت، قصیدہ، مرثیہ اور ہیئت کے اعتبار سے غزل، نظم، رباعی، مثنوی اور مستزاد وغیرہ پر مشتمل ہے۔ "حدائق بخشش" کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے جس صنف سخن میں طبع آزمائی کی اس کا حق ادا کر دیا۔ "حدائق بخشش" میں کلام کا زیادہ حصہ نعت پر مشتمل ہے اور نعت کہتے وقت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ماخذ قرآن پاک ہوتا ہے، انہوں نے "نعت گوئی قرآن پاک سے سیکھی" ہے چنانچہ اپنی ایک رباعی میں فرماتے ہیں ۔

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے ہے المنۃ للہ محفوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

ایک دوسری رباعی میں یوں وضاحت کرتے ہیں ۔

پیشہ میرا شاعری نہ دعویٰ مجھ کو
ہاں شرع کا البتہ ہے جذبہ مجھ کو

مولیٰ کی ثنا میں حکم مولیٰ کے خلاف
لوزینہ میں سیر تو نہ بھایا مجھ کو

نیز امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے نعت گوئی میں رہبری کے لئے شاعر دربار رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا رہنما قرار دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں ۔

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغان دل زار حدی خواں بس ہے

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدم حضرت حساں بس ہے

Marfat.com

امام احمد رضا خان قدس سرہ کے نزدیک نعت گوئی نہایت کٹھن مرحلہ ہے۔ قدم قدم پر مشکلات کا سامنا ہے' مدح نگار کو ہر طرف سے رکاوٹیں ہی رکاوٹیں ہیں' چنانچہ فرماتے ہیں "حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے' اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔" (الملفوظ حصہ دوم از مفتی اعظم ہند)

"حدائق بخشش" کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نعتوں کا یہی معیار رکھا ہے ان کے ہر ہر شعر بلکہ ہر ہر لفظ سے ادب و احترام اور عشق و محبت کی خوشبو آرہی ہے۔ وہ بہت ڈوب کر شعر کہتے ہیں۔ ان کی شاعری میں حسن شعر بھی ہے اور پاس شرح بھی' اور یہی ان کا امتیاز ہے' چنانچہ غالب کی زمین میں کہی ہوئی ایک نعت کے مقطع میں کہتے ہیں ۔

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیش جلوۂ زمزمہ "رضا" کے یوں

امام اہلسنت علیہ الرحمتہ کا یہ مقطع بالکل مبنی بر حقیقت ہے۔ "حدائق بخشش" میں سے جس نعت کو بھی پڑھیں گے ہر ہر شعر میں فن کی جلوہ فرمائی نظر آئے گی۔ موقع و محل کے مطابق الفاظ کا چناؤ خوبصورت تراکیب' روزمرہ اور محاورات کے استعمال نے ہر ہر شعر کو فصاحت و بلاغت سے مملو کر دیا ہے۔ جگہ جگہ علم روحانی' بیان' بدیع کی اصطلاحات اور صنعتوں کو استعمال کر کے امام موصوف نے اپنی فنکارانہ پختگی کا ثبوت دیا ہے چنانچہ وہ یوں کہنے میں حق بجانب ہیں ۔

ملک سخن کی شاہی تم کو "رضا" مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ کو بہت سے علوم و فنون پر دسترس حاصل

Marfat.com

تھی، خصوصاً قرآن و حدیث کے اسرار و معانی پر گہری نظر رکھتے تھے چنانچہ ان کی اس تبحر علمی کا ان کی شاعری پر بہت اثر پڑا۔ انہوں نے اپنی نعتوں میں جگہ جگہ مصطلاحات علمیہ اور تلمیحات دینیہ استعمال کی ہیں۔ اس حوالے سے جب ہم ان کے نعتیہ مضامین کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ سلسلہ سمندر کی طرح پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ اپنی نعتوں میں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا، آپ کی سیرت، خلق و اخلاق، حلم و کرم، جود و سخا اور رحمت و شفاعت کا ذکر کرتے ہیں اور کہیں ان کے اشعار میں احترام رسالت، میلادالنبی، معراج مصطفیٰ، حیات النبی، نورانیت مصطفیٰ، آپ کا حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہونا، ختم نبوت، معجزات، رد وہابیت، توہین رسالت کے مرتکبین کو تنبیہہ وغیرہ ایسے نعتیہ مضامین دکھائی دیتے ہیں۔ غرض وہ نئے سے نئے مضمون لا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرتے ہیں بلکہ بقول علامہ شمس بریلوی مرحوم "حضرت رضا قدس سرہ کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے یا ان کی فکر جس فضا میں پرواز کرتی ہے وہ وہاں سے نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مضمون پیدا کر لیتے ہیں۔"

ذیل میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چیدہ چیدہ مضامین نعت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

یاد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ وہ ہر وقت یاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق رہتے تھے۔ ان کا ہر ہر عمل عشق رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی دیتا تھا۔ ان کے تلامذہ کا کہنا ہے کہ امام موصوف التزاماً شاعری نہ کرتے بلکہ جب بھی دل و جگر میں یاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تڑپاتی تو زبان پر نعتیہ اشعار کا نزول ہونے لگتا تھا۔ چنانچہ یاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں تڑپنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے دل کو سکون مہیا کرنا، ان کی نعت کا ایک اہم مضمون ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

Marfat.com

☆ ..... تمہاری یاد میں گزری تھی جاگتے شب بھر
چلی نسیم ہوئے بند دیدہ ہائے فلک

☆ ..... شب یاد تھی کن دانتوں کی شبنم کہ دم صبح
شوخان بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

☆ ..... رنگ مژہ سے کر کے خجل یاد شاہ میں
کھینچا ہے ہم کانٹوں پہ عطر جمال گل

☆ ..... یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

☆ ..... کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا رو کے
للہ رضا دل سے، ہاں دل سے، ارے دل سے

☆ ..... کس کے روئے منور کی یاد آگئی
دل تپاں، دل تپاں، دل تپاں ہو گیا

ان اشعار کے بعد ذرا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں رہنے کا عجیب نسخہ بتایا ہے ۔

ذکر گیسو یاد حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

مندرجہ بالا اشعار کے علاوہ اس مضمون کے بکثرت اشعار "حدائق بخشش" میں ملتے ہیں جہاں یاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہ کر عجب عجب گل کاریاں کی گئی ہیں۔ یاد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف تو دل کو سکون مہیا کرتی ہے، غم غلط ہوتے ہیں، قلب مضطر کو قرار نصیب ہوتا ہے اور غنچہ

Marfat.com

دل باغ باغ ہو جاتا ہے، لیکن دوسری طرف اسی یاد سے ایسی بے قراری کی لہر اٹھتی ہے جو کہرام مچا دیتی ہے۔ اپنے محبوب سے دوری کا احساس ہونے لگتا ہے، اسی کیفیت کو فراق کا نام دیا جاتا ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری کا دوسرا اہم مضمون فراق حبیب خدا ﷺ میں بے قرار ہونا ہے۔ غزلیہ شاعری میں تو فراق دوست کے بیان کو مختلف طریقوں سے بیان کیا جا سکتا ہے لیکن نعت نبوی ﷺ میں اظہار فراق کے لئے بڑے قرینے اور ادب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذرا دیکھئے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کس ادب اور سلیقے سے اپنی بیتابی اور فراق کی حالت کا اظہار کرتے ہیں ۔

☆ ..... حضور ان کے خلاف ادب تھی بیتابی
مری امید تجھے آرمیدہ ہونا تھا

☆ ..... جلوہ فرمائیں رخ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الٰہی شب تار عارض

پہلی بار رجب ۱۲۹۶ھ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ زیارت حرمین شریفین کے لئے حاضر ہوئے تو واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہی جس میں دیار حبیب سے جدائی اور آپ کے فراق کا جو نقشہ کھینچا ملاحظہ ہو ۔

خراب حال کیا دل کو پرملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

نہ روئے گل ابھی دیکھا نہ بوئے گل سونگھی
قضا نے لا کے قفس میں شکستہ بال کیا

ذرا اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں بیتابی کی جلوہ فرمائی ملاحظہ ہو ۔

Marfat.com

ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دور ان سے وہ جمال کیا

اور فراق حبیب ﷺ میں کہے ہوئے اس شعر میں خیال کی رنگینی ملاحظہ ہو ۔

دل کھول کے خوں روئے' غم عارض شہ میں
نکلے تو کہیں حسرت خونا بہ شدن پھول

کبھی کبھی امام علیہ الرحمۃ عاشقاں اسی فراق بھری کیفیت اور قید غم کو اپنے لئے عین قرار' قرار دیتے ہیں ۔

یاد حضور ﷺ کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم' کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکا دل کو قرار آئے کیوں

☆..... اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

☆..... تنگ آئے ہیں دو عالم تری بیتابی سے
چین لینے دے تپ سینہ سوزاں ہم کو

اسی فراق کی دھن میں ایک اور کیفیت سے مملو شعر ملاحظہ ہو ۔

اے ابر کرم فریاد ! فریاد ! جلا ڈالا
اس سوزش غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

جمال مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے بڑھ کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کو حسین و جمیل پیدا فرمایا ہے۔ کائنات کے جتنے جمالیاتی فن پارے ہیں وہ سب جمال مصطفوی ﷺ کی خیرات مانگتے ہیں۔ یہ سورج' چاند' ستارے غرض ہر چمک دمک میں خورشید رسالت کی کرنوں کی جلوہ آرائی ہے۔ چنانچہ محبوب ذوالجلال ﷺ کے جمال جہاں آفرین کے بیان میں نعت رضا کا بہت بڑا حصہ ہے۔ وہ اپنی ہر نعت میں جمال مصطفوی ﷺ کا ذکر نئے اور نرالے طریقے سے کرتے ہیں۔ درج ذیل شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کے متعلق ان کا عقیدہ ملاحظہ ہو ۔

وہ کمال حسن حضور ﷺ ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے' یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ جمال افزا کے متعلق اشعار ملاحظہ ہوں ۔

☆..... رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ وہ نقش کف پا ہو کر

☆..... کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل
پامال جلوۂ کف پا ہے جمال گل

جنت ہے انکے جلوہ سے جو پائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل

ایک اور نعت جس کی ردیف بھی عارض ہے' میں عارض مبارک کی تابانیاں ملاحظہ ہوں ۔

نار دوزخ کو چمن کر دے بہار عارض
ظلمت حشر کو دن کر دے نہار عارض

Marfat.com

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قرآں و شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہار عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دار عارض

طرفہ عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر
مصحف پاک ہو حیران بہار عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینہ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض

صنعت ملمع میں کہی ہوئی نعت کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں ۔

لک بدر فی الوجہ الاجمل خط ہالہ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندرر پرد کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

امام احمد رضا علیہ الرحمتہ نے اس مضمون کو نہایت وسعت دی چنانچہ ان کے نزدیک کائنات کی ساری رنگینیاں جمال مصطفوی ﷺ کی مظہر ہیں ۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم کی بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب' ہے انہیں سے سب' ہے انہیں کا سب
نہیں ان کے ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں' ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

Marfat.com

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

سراپائے اقدس ﷺ

نعتیہ مضامین میں جہاں فضائل و معجزات بیان ہوتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر کمالات کا ذکر ہوتا ہے وہاں حضور ﷺ کا سراپا بھی نعت کا حصہ ٹھہرتا ہے۔ سراپا بیان کرنا آسان نہیں مگر پھر بھی عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے اپنے اپنے انداز میں عقیدت کے گلاب کھلائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے جہاں مجموعی طور پر جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے اپنی نعتوں کو منور کیا ہے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا بھی بیان کیا ہے۔ فرداً فرداً حضور ﷺ کے ہر عضو مبارک کی مدح و ثنا کی ہے۔ چنانچہ علامہ شمس بریلوی مرحوم لکھتے ہیں :

> "خامہ رضا نے اس محبوب عالم و عالمیاں، مالک دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپائے اقدس کے بیان میں جہاں جہاں دست مبارک، پنجہ مبارک، زلف عنبر، رخسار تاباں، دندان مبارک یا دوسرے پارہ ہائے نور کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے جذبات عالیہ اور خیالات ارفع و اعلیٰ نے کمال دکھایا ہے اور جذبات کی رفعت نے مضمون کو بھی ایسی بلندی پر پہنچا دیا ہے کہ اس سے زیادہ رفعت تصور میں نہیں آسکتی۔"

مندرجہ بالا بیان کی توثیق کے لئے ایک نعتیہ غزل کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح امام اہلسنّت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تن اقدس کا نقشہ کھینچا ہے، فرماتے ہیں ۔

Marfat.com

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت
کیوں غنچہ کہوں ہے میرے آقا کا دہن پھول

دندان و لب و زلف و رخ شہ کا فدائی
ہیں در عدن، لعل یمن، مشک ختن پھول

دندان مبارک، لب مبارک، زلف اور رخ نور افزا کے بیان کے بعد دندان مبارک کی یاد کا فیضان ملاحظہ ہو ۔

شب یاد تھی کن دانتوں کی کہ شبنم کہ دم صبح
شوخان بہاری کے جڑاؤ ہیں کرن پھول

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک، موچھیں، رخ انور، گیسو، ابروئے اقدس اور مژگان کے حوالے سے ذیل کی رباعی میں امام موصوف کی سراپا نگاری ملاحظہ ہو ۔

شب لحیہ و شارب ہے رخ روشن دن
گیسو دو شب قدر و برات مومن

مژگان کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
والفجر کے پہلو میں لیال عشر

سراپا نگاروں کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک کا

Marfat.com

ذکر تو ملتا ہے لیکن آپ کی ایڑی مبارک کا علیحدہ ذکر شائد ہی کسی شاعر نے اس انداز سے کیا ہو جیسے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پوری نعت ایڑیوں مبارکہ کے حسن و جمال کے حوالے سے کہی ہے' ذرا ذیل کے اشعار میں امام موصوف کی فنی کرشمہ سازی سے ہٹ کر محبت کی شدت کا اندازہ تو لگائیں فرماتے ہیں ۔

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جابجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

دو قمر دو پنجہ خور' دو ستارے' دس ہلال
ان کے تلوے' پنجے' ناخن' پائے اطہر ایڑیاں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ نہ تھا' امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اسی عقیدہ کے قائل تھے چنانچہ انہوں نے اس موضوع پر کئی رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ یہی عقیدہ ان کی نعت کا بھی مضمون ہے ملاحظہ ہوں کس انوکھے انداز سے عدم سایہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے ۔

مہر کس منہ سے جلو داری جاناں کرتا
سایہ کے نام سے بیزار ہے یکتائی دوست

ایک دوسرے شعر میں تن بے سایہ کا سایہ ملاحظہ فرمائیں ۔

جلتی تھی زمین کیسی' تھی دھوپ کڑی کیسی،
لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

اسی طرح ایک رباعی میں امام موصوف نے عدم سایہ کی توجیہ یوں بیان

Marfat.com

کی ہے ملاحظہ ہو ۔

معدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذات حسنین

تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

مندرجہ بالا متفرق اشعار کے علاوہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور زمانہ سلام ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' میں ۳۱ - ۳۲ اشعار کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا رقم فرمایا ہے اور ہر ہر عضور انور پر سلام عقیدت بھیجا ہے' صرف دو شعر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خط مبارک اور ریش مبارک کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالہ ماہ قدرت پہ لاکھوں سلام

امتناع نظیر

امام احمد رضا کے زمانہ میں ایسے حضرات کی کثرت تھی جو ایک طرف تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونے کا دم بھرتے تھے تو دوسری طرف نعوذباللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے متعلق طرح طرح کی باتیں بھی کرتے ہیں۔ بعض نے یہ کہا کہ اگر نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے' بعض نے کہا اللہ کے ہاں ساری مخلوق چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے' بعض نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور بچوں اور دیوانوں اور حیوانوں کے علم میں کوئی فرق نہیں' بعض

Marfat.com

نے کہا کہ محمد ﷺ جیسے کروڑوں پیدا ہو سکتے ہیں۔ انہی مسائل میں ایک مسئلہ "امتناع نظیر" بھی تھا یعنی حضور ﷺ کا مثیل و نظیر ممتنع بالذات ہے جو کم علم اس کے قائل تھے دیگر علماء کی طرح امام احمد رضا علیہ الرحمتہ نے بھی ان کا رد کیا اور اس مسئلے پر بہت کچھ تحریر فرمایا۔ نثر کے علاوہ اس علمی مسئلہ کو امام موصوف نے نعت میں بھی بیان فرمایا ہے اشعار ملاحظہ ہوں ۔

تیرے خلق کو رب نے عظیم کہا، تری خلق کو حق نے عظیم کہا
کوئی تجھ سا ہوا نہ ہو گا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
ہے کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

"آیات نظیرک فی نظر" مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اس مسئلہ کو منطقی انداز میں یوں حل فرماتے ہیں ۔

ترا قد تو نادر دہر ہے، کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

ترا مسند ناز عرش بریں ترا محرم راز روح امیں
تو سرور ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

اسی مسئلہ کو ایک نعت میں عالمانہ رنگ میں یوں حل فرماتے ہیں ۔

Marfat.com

ممکن میں یہ قدرت کہاں' واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا' یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد اللہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ میں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ان اشعار کے علاوہ فارسی "مثنوی رد امثالہ" اسی مسئلہ کو وضاحت پر مشتمل ہے۔

میلاد النبی ﷺ

حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا تذکرہ نعتیہ مضامین کا ایک منفرد مضمون ہے۔ دیگر شعراء کی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی اس مضمون کو کثرت سے باندھا گیا ہے۔ چند منتخب اشعار ملاحظہ ہوں ؎

☆..... جبکہ پیدا شہ انس و جاں ہو گیا
دور کعبہ کے لوث بتاں ہو گیا

☆..... یہ کس کے رعب آمد نے کیا عالم تہ و بالا
کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا ہر نظم باطل کا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا منظر ملاحظہ فرمائیں ؎

☆..... تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کی ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

☆..... جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

رب اعلیٰ کی نعمت اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

جان کائنات ﷺ کی آمد کی خوشی منانے کے متعلق امام عاشقان کا پیغام ملاحظہ فرمائیں ۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

مثل فارس زلزلے ہوں گے نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

معجزات

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات بے شمار ہیں بلکہ حضور ﷺ کی ذات سراپا معجزہ ہے۔ نعت گو حضرات نے اپنے اپنے انداز میں اپنے کلام میں آپ ﷺ کے معجزوں کا ذکر کیا ہے' ایسے ہی امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ نے بھی اپنے مخصوص انداز میں معجزات رسالت کو بیان کیا ہے۔ مثلاً حضور ﷺ کا چاند کو دو ٹکڑے کرنا' ڈوبتے سورج کو واپس عصر پر لانا' ولادت کے وقت سارے گھر کا روشن ہو جانا' ستاروں کا قریب ہونا' جنگ حنین میں مخالفین کے لشکر کی طرف مٹھی بھر کنکر پھینکنا کہ جس جس کو لگیں وہ ہلاک ہو گیا۔ جنگ حدیبیہ میں پانی ختم ہوا تو ایک برتن میں ہاتھ ڈالنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام انگلیوں سے پانی کے فواروں کا نکلنا اور لشکر کا سیر ہو کر پینا' اصحاب صفہ کا دودھ کے ایک پیالے سے سیر ہو جانا وغیرہ اب ان معجزات کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں ملاحظہ فرمائیں ۔

Marfat.com

☆ ..... تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا

☆ ..... ہے لب عیسیٰ سے جاں بخش نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

☆ ..... پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہ گیا
چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

☆ ..... چاند شق ہو پیڑ بولیں' جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

☆ ..... ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

ذرا معجزہ شق القمر کا بیان ملاحظہ ہو شائد ہی کسی شاعر نے یوں کہا ہو ۔

برق انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینہ مہ میں نشان سوختہ

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دیگر معجزات کے علاوہ معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے اس نعتیہ مضمون کو شعراء نے عجیب عجیب انداز سے باندھا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم نے واقعہ معراج کو کمال بشریت ثابت کیا ہے فرماتے ہیں ۔

Marfat.com

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

حضرت امیر مینائی کا انداز ملاحظہ ہو ۔

کس کے آنے کی فلک پر ہے خبر آج کی رات
آنکھ سورج سے ملاتا ہے قمر آج کی رات

اب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا انداز ملاحظہ کیجئے ۔

☆ ..... بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعہ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

☆ ..... پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصر دنیٰ کے راز سے عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

☆ ..... غنچے ماأوحی کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبل سدرۃ تک ان کے بو سے بھی محرم نہیں

☆ ..... زہے عزت و اعتلائے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رفتار ملاحظہ ہو ۔

☆ ..... تھا براق نبی یا کہ نور نظر
یہ گیا، وہ گیا، وہ نہاں ہو گیا

Marfat.com

☆ ..... کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

ان اشعار کے علاوہ معجزۂ معراج کے بیان میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ معراجیہ اپنی مثال آپ ہے۔ مختلف علوم و فنون کی اصطلاحات استعمال کر کے امام موصوف نے جگہ جگہ اپنی فنی و علمی پختگی کا ثبوت دیا ہے۔ قصیدہ کا مطلع ملاحظہ ہو۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرف کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت اور کمال قرب کے حوالے سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزریں گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائیں کدھر گئے تھے

سراغِ این و متی کہاں تھا، نشانِ کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی، نہ کوئی ساتھی، نہ سنگِ منزل، نہ مرحلے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت سے سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو! تم اول و آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

Marfat.com

رحمت و شفاعت

حضور مالک دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت شفاعت کا بیان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اہم مضمون نعت ہے۔ انہوں نے تقریباً ہر نعت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور شفاعت کبریٰ کا ذکر کیا ہے۔ ایک چھوٹی بحر کی نعت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و رحمت کا بیان اور غلامان مصطفیٰ کو دعوت کا انداز ملاحظہ ہو ۔

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا — شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
جان دے دو وعدۂ دیدار پر — نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا
شاد ہے فردوس یعنی ایک دن — قسمت خدام ہو ہی جائے گا
سائلوں دامن سخی کا تھام لو — کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو ! — ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائے گا
مفلسو ! ان کی گلی میں جا پڑو — باغ میں اکرام ہو ہی جائے گا

حضور فخر آدم و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت واسع کے بیان کا یہ انداز بھی ملاحظہ فرمائیں ۔

☆ ..... تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

☆ ..... انت فیہم نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

رنج اعدا کا رضا چارہ ہی کیا ہے کہ انہیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کی وسعت کا اس طور بیان بھی اعلیٰ حضرت ﷺ ہی کا حصہ ہے ۔

ڈر تھا کہ عصیان کی سزا' اب ہو گی یاروز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہر امتی کے لئے ہے بلکہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گنہگاروں کے لئے ہے۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کا بیان امام اہلسنت کی زبانی ملاحظہ ہو ۔

☆ ..... کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

☆ ..... گنہگاروں کو ہاتف سے نوید خوش مالی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لئے احمد سا والی ہے

☆ ..... عرش سے مژدۂ بلقیس شفاعت لایا
طائر سدرہ۔ نشین مرغ سلیمان عرب

☆ ..... شفاعت کرے حشر میں جو "رضا" کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

☆ ..... پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

Marfat.com

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لئے دریا بہائے جائیں گے

ختم نبوت

عقیدۂ ختم نبوت ہمارا بنیادی عقیدہ ہے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے جو سلسلہ نبوت و رسالت شروع ہوا اس کا اختتام حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہوا آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں رد قادیانیت میں متعدد رسائل تحریر فرمائے ہیں اور مسئلہ ختم نبوت کو واضح کیا ہے وہاں انہوں نے اس مضمون کو اپنی نعتوں کا حصہ بھی بنایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

☆..... نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا

☆..... بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

" قصیدہ نور " میں ختم نبوت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

نسخ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

Marfat.com

چھوٹی بحر کی ایک مسلسل نعت میں یوں عرض کناں ہیں ؎

ملک خاص کبریا ہو　　　مالک ہر ماسوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو　　　عقل عالم سے ورا ہو
کنز مکتوم ازل میں　　　در مکنون خدا ہو
سب سے اول سب سے آخر　　　ابتدا ہو انتہا ہو!
سب بشارت کی اذاں تھے　　　تم اذاں کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے　　　تم مؤخر مبتدا ہو
قرب حق کی منزلیں تھے　　　تم سفر کا منتہی ہو

اس کے علاوہ بھی "حدائق بخشش" میں ایسے متعدد اشعار ہیں جن میں "عقیدہ ختم نبوت" کو خوبصورت انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

گذشتہ صفحات میں پھیلے ہوئے مضامین کے علاوہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کی نعت میں احترام رسالت، حضور ﷺ کی قدرت، آپ کا علم مبارک، حاضر و ناظر ہونا، آپ کا دربار مقدس، آپ کی بارگاہ میں استغاثہ، حضور ﷺ کی نورانیت، حیات النبی، اظہار عجز و افتخار وغیرہ جیسے بلند پایہ مضامین پر مشتمل اشعار کثرت سے ملتے ہیں۔ میں نے چند چیدہ چیدہ مضامین کے متعلقہ اشعار اپنے اس مضمون میں شامل کئے ہیں۔ "حدائق بخشش" کا جہاں تک مطالعہ کرتے جائیں امام موصوف کی نعت کے نئے نئے انداز سامنے آتے جائیں گے۔ وہ نئے سے نیا اور عجیب سے عجیب مضمون لا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت کرتے ہیں اور یہی ان کا مقصد وحید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے عشق سے کچھ حصہ عطا فرمائے. تاکہ ہماری دین و دنیا بھی سنور جائیں۔

Marfat.com

ماخذ و مراجع

۱ ... حیات امام احمد رضا خان علیہ الرحمتہ ' از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود ' مطبوعہ سیالکوٹ

۲ ... الملفوظ ' مرتبہ مفتی اعظم ہند حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمتہ ' مطبوعہ لاہور

۳ ... حدائق بخشش حصہ اول ' از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ' مطبوعہ لکھنؤ

۴ ... حدائق بخشش حصہ دوم ' از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ' مطبوعہ بدایوں

5 ... " حدائق بخشش " کا ادبی جائزہ ' حضرت شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ' مطبوعہ مدینہ پبلشر کراچی

۶ ... ماہنامہ "جہان رضا" لاہور ' مختلف شمارے

۷ ... مجلّہ معارف رضا ' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ' مختلف شمارے

۸ ... " حدائق بخشش " حصہ سوم ' شائع کردہ حافظ افتخار ولی خان ' مالک کتب خانہ اہلسنت پیلی بھیت ۔

تحفہ درود پاک شریف

ایک نورانی کتاب ' ایک خوبصورت کتاب ' ایک بے مثال کتاب جسے آپ پڑھے بغیر شدید محرومی نور کی محسوس کرتے رہیں گے۔ " مرکزی مجلس رضا " کے تمام معاونین میں ایک ایک جلد تقسیم کی جا چکی ہے۔ ایک خوبصورت کتاب ' خوبصورت موضوع ' خوبصورت تحریر ' آرٹ پیپر رنگین طباعت ' پاکیزہ گراؤنڈ ' نفیس کتابت اور دلکش سرورق ۔ معاونین کے علاوہ بھی اہل محبت کو تیس روپے کے ڈاک ٹکٹ آنے پر ہر ایک نسخہ مفت پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم نے صرف ایک سو کتابیں لے کر ایسے غیر رجسٹرڈ حضرات کو ڈاک کے ذریعے پہنچانے کا ذمہ لیا ہے ' دیر سے طلب کرنے والے معذرت قبول کریں ۔ مکتبہ نوریہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆

مرکزی مجلس رضا لاہور کے زیر اہتمام منائے جانے والے

"یوم رضا" کی یادیں

تحریر = سید محمد عبداللہ قادری (واہ کینٹ)

" مرکزی مجلس رضا " (رجسٹرڈ نمبر R.P. 1172 لاہور) ۱۹۶۸ء میں جب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب مدظلہ نے چند مخلص دوستوں کے ذریعہ قائم کی تو مجلس کے پیش نظر اشاعت کتب کے علاوہ دوسرا اہم کام "یوم رضا" منانا تھا۔ ملک گیر سطح پر "مرکزی مجلس رضا" ہر سال ۲۰ صفرالمظفر کو نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں "یوم رضا" منایا کرتی تھی جو بڑے جوش و خروش کے ساتھ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۶ء تک منعقد ہوتا رہا جس میں ملک کے ممتاز علمائے کرام' مشائخ عظام' ادبا' شعرا' نعت خوان شامل ہوتے تھے۔ "مرکزی مجلس رضا" کی طرف سے پہلے (ابتدائی) "یوم رضا" برکت علی ہال میں ہوا کرتے تھے حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب فرماتے ہیں :

> " پہلا یوم رضا جو کہ ۱۹۶۸ء کو برکت علی محمڈن ہال لاہور میں ہوا' اس میں مولوی ابراہیم علی چشتی' م ش (میاں محمد شفیع معروف کالم نگار' م ش کی ڈائری) اور مولانا عبدالستار خان نیازی مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ غالباً مولانا غلام علی اوکاڑوی بھی مجلس کے اس جلسہ میں شریک تھے۔ پہلے "یوم رضا" کے جلسہ سے لاہور کے عوامی اور علمی حلقوں

Marfat.com

میں اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا خان ﷫) کے بارے میں گفتگو شروع ہو گئی۔ اس پہلے جلسہ کے موقع پر مقررین کے پاس اعلیٰ حضرت ﷫ کے بارے میں کچھ کہنے کے لئے مواد کی کمی تھی۔ مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کو میں نے اعلیٰ حضرت کی کتاب " حرمت سجدہ تعظیمی اور مقل العرفا" پڑھنے کے لئے دیں۔" (ماہنامہ ساحل کراچی صفحہ ۲۳' مارچ ۱۹۹۳ء تاریخی انٹرویو حکیم محمد موسیٰ امرتسری' ملاقات محمد اشرف لودھی)

حکیم صاحب مزید فرماتے ہیں :

" مجلس کے ابتدائی ایام میں اعلیٰ حضرت کے خلیفہ سید علامہ ابوالبرکات علیہ الرحمتہ حیات تھے۔ سید صاحب زبردست عالم دین' معلم علوم درسیہ اور بلند پایہ مفتی اور پرانی وضع کے بزرگ تھے۔ ان کی دعائیں اور راہنمائی بھی مجھے حاصل تھی۔ تاہم جلسے میں فوٹو گرافروں سے اجتناب کے باعث شرکت نہیں کرتے تھے۔ (ایضاً)

ہم اس مضمون کو مرتب کرنے کے لئے ان اشتہارات سے استفادہ کرتے ہیں جو "یوم رضا" ۱۰ فروری ۱۹۷۷ء - ۲۰ جنوری ۱۹۷۹ء - ۹ جنوری ۱۹۸۰ء - ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء کو چھپے۔ جن دانشوروں' علمائے کرام' مشائخ نے شرکت فرمائی ان میں سے کچھ کے نام کچھ یہ ہیں :

ا.... ۱۰ فروری ۱۹۷۷ء

زیر سرپرستی : پیر سید محمد حسین قادری نوری' چک سجادہ نشین سادہ گجرات
زیر نگرانی : پیر سید محمد حسن شاہ قادری نوری

Marfat.com

زیر صدارت : پیر غلام قادر اشرفی ضیائی' لالہ موسیٰ
مہمان خصوصی : میاں جمیل احمد شرف پوری
نعت خوان : بشیر حسین ناظم' صوفی اللہ دتہ
منقبت : ابوالطاہر فدا حسین فدا' راجا رشید محمود ایم اے
اسٹیج سیکرٹری : مولانا محمد مظفر اقبال رضوی
مقررین : مولانا شاہ محمد عارف اللہ القادری' مجاہد ملت محمد عبدالستار خان نیازی' محمد صدیق اکبر ایم اے' شیخ القرآن مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی' جناب محمد عبدالحکیم شرف قادری' جناب میاں عبدالرشید (کالم نگار نوائے وقت) علامہ الہٰی بخش ایم اے' جناب ملک محمد اکبر ساقی۔

۲.... ۲۰ جنوری ۱۹۷۹ء

زیر سرپرستی : صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ گیلانی چک سادہ
زیر صدارت : مولانا غلام قادر اشرفی' لالہ موسیٰ
اسٹیج سیکرٹری : مقبول احمد قادری ضیائی
مہمانان خصوصی : صاحبزادہ میاں محمد بختیار' پاک پتن۔ صاحبزادہ سید محمد فاروق القادری' صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرق پوری' حضرت پیر عبدالستار نقشبندی مجددی
مقررین : غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی' مولانا عبدالستار خان نیازی' امجد علی چشتی طالب علم راہنما' حضرت مفتی محمد حسین نعیمی' قاری عطااللہ مدیر فیضان' مولانا محمد مظفر اقبال رضوی' مولوی رضا المصطفیٰ چشتی

یہ وہ دور ہے جب حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور مقبول احمد قادری ضیائی

Marfat.com

صاحب میں گہری چھنتی تھی (میں ستمبر ۱۹۸۱ء تا نومبر ۱۹۸۳ء تک لاہور CMP میں رہا تو میری رہائش مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی اوپر والے کمرہ میں تھی) حاجی مقبول احمد کو حکیم صاحب سے والہانہ محبت و عقیدت تھی' وہ حکیم صاحب کا احترام پیروں کی طرح کرتے تھے۔ حاجی صاحب صبح سویرے اپنی دوکان "مبارک ہارڈ ویئر سٹور" نشتر روڈ لاہور پر جانے کے بجائے سیدھے حکیم صاحب کے مطب پر آتے' حکیم صاحب کی گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے' ان کے ہاتھ چومتے' باادب کھڑے ہو جاتے' اپنے مرشد کے بتائے ہوئے وظائف میں کسی تلفظ کی ادائیگی یا تصحیح کرنی مقصود ہوتی تو پوچھتے۔ حکیم صاحب کے کہنے پر "قطب مدینہ" شاہ ضیاء الدین احمد مدنی قادری علیہ الرحمتہ نے حاجی صاحب کو سلسلہ قادریہ میں داخل کیا' حکیم صاحب خود بھی حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمتہ کے فیض یافتہ ہیں۔ خدا معلوم بعد میں حکیم صاحب سے اتنی دوری کے محرکات کیا تھے۔ (یہ ایک علیحدہ موضوع ہے) بہرحال اتفاقات ہیں زمانے کے' ازل سے ہی ایسا ہوتا آیا ہے کہ لوگ اپنے محسنوں کو فراموش کرتے آئے ہیں۔

۴.... ۹ جنوری ۱۹۸۰ء

مہمان خصوصی : حضرت صاحبزادہ سید محمد فاروق القادری ایم اے' صاحبزادہ خلیل احمد شرق پوری' حضرت پیر عبدالستار نقشبندی مجددی۔

سٹیج سیکرٹری : قاری عطا اللہ

مقررین : غزالی زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی ملتان نتی غلام سرور قادری' مجاہد ملت عبدالستار خان نیازی' مفتی محمد حسین نعیمی' قاری منظر احمد ایم اے' علامہ الہٰی بخش' محمد عثمان خان نوری سندھ

Marfat.com

۴..... ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء / ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۸ء

صدارت : حضرت مولانا مفتی محمد تقدس علی خان خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ

افتتاح اجلاس : فقیہ اعظم مولانا محمد نوراللہ بصیر پوری

سٹیج سیکرٹری : قاضی مظفر اقبال

تقاریر : مولانا عبدالستار خان نیازی، مفتی محمد حسین نعیمی، پروفیسر محمد طاہر القادری، مولانا ابوداؤد محمد صادق، محمد حنیف طیب، مولانا غلام رسول سعیدی، مولانا شمس الزمان قادری، مولانا الٰہی بخش، پروفیسر وقار حسین طاہر، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، قاری منظور احمد، محمد عثمان نوری،

"یوم رضا" پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مجلس رضا، اپنی جیب سے بھی بہت سی رقم شامل کرتے تھے۔ ۱۹۸۴ء میں "یوم رضا" کے موقع پر حکیم صاحب نے =/ ۵۰۰ روپیہ بابت یوم رضا دیا جس کا اندراج "مجلس رضا" کے رسید بک نمبر ۴۸، رسید نمبر ۱۷، تاریخ ۱۴ نومبر ۱۹۸۴ میں ملتا ہے۔ مگر جو اخراجات مختلف انداز میں ہوتے وہ حکیم صاحب اپنی جیب سے دیتے تھے۔

جناب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور، راقم الحروف (سید محمد عبداللہ قادری) کے نام اپنے خط میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کا ذکر یوں فرماتے ہیں :

"اخلاق کا یہ عالم ہے کہ ہر ماہ سینکڑوں روپے اپنی گرہ سے "مرکزی مجلس رضا" پر خرچ کرتے ہیں۔ مجلس کی ایک پائی بھی اپنی ذات پر خرچ کرنے کے روادار نہیں ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے وصیت کی تھی کہ میری وفات پر بھی"

Marfat.com

مجلس رضا " کے فنڈ میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے بلکہ اگر تجہیز و تکفین کے لئے ضرورت پڑے تو میری کتابیں فروخت کر کے کام چلایا جائے۔ غرضیکہ مجلس کے فنڈ سے اپنی ذات کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح بالکل الگ تھلگ رکھا اور ایک پیسہ بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کیا۔

آپ (سید محمد عبداللہ قادری) کی فرمائش پر یہ چند کلمات تحریر کر رہا ہوں یہ تحریر قطعاً نامکمل ہے۔ حکیم صاحب کی شخصیت پر ایک تفصیلی مقالہ لکھنا میرے ذمہ قرض ہے مولائے کریم جل مجدہ مجھے اس قرض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

(مکتوب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری بنام سید محمد عبداللہ قادری (راقم السطور)

سید محمد عبداللہ قادری : (راقم الحروف) " حکیم صاحب "مجلس رضا" رجسٹرڈ کے بانی، روح رواں ہیں۔ سرپرست اعلیٰ ہیں اور سب کچھ ہیں۔ ماہانہ چندہ کے علاوہ " یوم رضا " پر اچھی خاصی رقم دیتے ہیں۔ اپنے مطب پر آنے والے مہمانوں کا خرچہ خود برداشت کرتے ہیں، کئی دفعہ دن میں سو سو روپیہ تک صرف ہو جاتا ہے بعض دفعہ ڈاک کے مصارف بھی خود برداشت کرتے ہیں۔" (ماہنامہ المعین ساہیوال، مضمون سید محمد عبداللہ القادری)

جناب سید ریاست علی قادری (مرحوم) : " ۱۹۶۸ء میں "مرکزی مجلس رضا" لاہور نے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف علمی کی مہم چلائی اور چودہ برس کی اندر اندر خالص علمی تحریک، پاکستان کی سرحدوں سے نکل کر بھارت اور بنگلہ دیش جا پہنچی اور دوسرے بلاد اسلامیہ بلاد مغرب میں پھیل گئی۔ اس مہم کے روح رواں محسن اہل علم، حکیم محمد موسیٰ امرتسری ہیں جن کے اخلاص اور پیہم جدوجہد نے امام

Marfat.com

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور علم و کمال سے دبیز پردے ہٹائے اور سارے عالم کو ان کی حسین صورت دکھائی۔ "مرکزی مجلس رضا" کی علمی تحریک اور فعال قیادت نے اہل علم کو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے روشناس کرایا اور پھر پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی " یوم رضا " منانے کا سلسلہ شروع ہوا جو بڑھتا ہی جارہا ہے۔" (مجلّہ معارف رضا کراچی ۱۹۸۴ء ' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کراچی' مرتبہ سید ریاست علی قادری)

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب ماہنامہ سلسلہ کراچی کے ایڈیٹر محمد اشرف لودھی کو تاریخی انٹرویو دیتے ہوئے مجلس کے ابتدائی دنوں اور اپنے کارکن ساتھیوں کا ذکر یوں کرتے ہیں :

> " ابتدا میں ایک میں (محمد موسیٰ) تھا اور ایک ظہور الدین (مالک سید اکادمی سوڈیوال کالونی ملتان روڈ لاہور) تھے بعد میں محمد نظامی صوفی اللہ دتہ نعت خوان ہوا کرتے تھے' ہم رات میں مزنگ میں بیٹھ کر لئی پکاتے تھے' پھر سارے لاہور میں سائیکل پر "یوم رضا" کے اشتہار لگاتے تھے۔ ایک بشیر حسین ناظم صاحب کے ایک عزیز (میاں محمد سلیم' آجکل مینیجر مسلم کمرشل بینک گوجرانوالہ) بھی کام کرتے تھے' لاہور کے علاوہ لاہور کے مضافات کے دیہاتوں میں بھی " یوم رضا " کے اشتہار لگواتے تھے۔
>
> " میں (محمد موسیٰ) صبح فجر کی نماز پڑھ کر لاہور کے شمالی بند پر کھڑا ہو جاتا تھا اور اس پار کے گاؤں کی جانب جانے والے کسی شخص کو بھی پوسٹر دے دیتا کہ وہ مولوی ریاض صاحب تک پہنچا دیتے تھے۔ وہ اسے دوسرے گاؤں' دیہات تک پہنچا دیتے تھے' یہ سب کام ایک ہی آدمی کرتا تھا بعد میں میاں زبیر

Marfat.com

احمد (مالک دارالفیض گنج بخش روڈ لاہور) بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔ بہاولپور کے ایک مولانا ہاشمی صاحب ہوا کرتے تھے وہ بھی بڑی باقاعدگی سے جب بھی چھٹی جاتی تشریف لے آتے۔ مولانا محمد عمر اچھروی صاحب نے بھی ایک بار " یوم رضا " کے جلسہ میں شرکت کی' وہ ان کی لاہور میں آخری تقریر تھی۔" (ماہنامہ ساحل کراچی' مارچ ۱۹۹۳ء صفحہ ۲۴)

دنیا بھر میں آج جو اعلیٰ حضرت احمد رضا خان علیہ الرحمتہ (پ ۱۸۵۶ء م ۱۹۲۱ء) کے نام کے چرچے ہو رہے ہیں یہ سب کچھ حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کی مرہون منت ہیں۔ وہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو درسگاہوں سے نکال کر علم و ادب کی دنیا میں لائے' جن سے آج دنیا متعارف ہے۔ " مرکزی مجلس رضا " لاہور نے وہ کردار ادا کیا ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ (ماہنامہ ساحل کراچی صفحہ ۲۳' مارچ ۱۹۹۳ء ' تاریخی انٹرویو حکیم محمد موسیٰ امرتسری' ملاقات محمد اشرف لودھی) ۔

Marfat.com

خبریں .... خبریں .... خبریں

○ ..... "تحریک فکر رضا" بمبئی انڈیا نے اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاستمداد علی اجیال الارتداد" ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء کا نیا ایڈیشن شائع کیا ہے اس پر جناب اقبال احمد صاحب فاروقی نگران مرکزی مجلس رضا مدیر "جہان رضا" لاہور اور مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفیٰ رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ مرحوم نے حواشی لکھے ہیں۔ ○ انڈین اسلامک مشن زکرہ مسجد سٹریٹ مین منزل ممبئی (انڈیا) نے علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب کی کتاب "امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر" شائع کی ہے۔ قیمت ۶۰ روپے۔ ○ رضا اکیڈمی ممبئی نے "حدائق بخشش" کا خصوصی ایڈیشن تقسیم کرنے کے بعد اسی کتابت میں ایک عام ایڈیشن بھی شائع کیا ہے۔ یہ کتاب مکتبہ نبویہ لاہور سے بھی ۸۰ روپے میں مل سکتی ہے۔ ○ "تحفہ درود شریف" کا دوسرا ایڈیشن چھپ کر مفت تقسیم ہو رہا ہے۔ غیر رجسٹرڈ حضرات ۳۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ سے منگوا سکتے ہیں۔ ○ "احترام سادات اور امام احمد رضا" مولفہ سید صابر حسین شاہ بخاری برہان شریف رضا اکیڈمی لاہور سے چھپی ہے' ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔ ○ "حضرت محدث سورتی اور امام احمد رضا" مرتبہ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری نشرح فاؤنڈیشن ایس ٹی' ۱۲ / اے عزیز آباد فیڈرل بی ایریا کراچی سے مفت منگوائی جا سکتی ہے۔ ○ "امام احمد رضا محدث بریلوی اور تحریک پاکستان" مولفہ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری' رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور نے شائع کی ہے۔ ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائی جا سکتی ہے۔ ○ امام الوقت رضا بہ زبان طارق' مرتبہ سید صابر حسین شاہ بخاری' رضا اکیڈمی چاہ میراں لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ ○ "اقلیم نعت کا بادشاہ" مطبوعہ بزم عاشقان مصطفیٰ' فلیمنگ روڈ لاہور سے طلب کی

Marfat.com

جاسکتی ہے۔ ○ "جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند" ادارہ فروغ افکار رضا' برہان شریف اٹک' مولفہ سید صابر حسین شاہ بخاری چھپ کر تقسیم ہو رہی ہے۔ ○ "حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ" مولفہ مولانا غلام مصطفیٰ مجددی' دارالاشاعت نشتر روڈ لاہور سے شائع ہوئی ہے' قیمت ۱۵۰ روپے۔ ○ کرنل محمد انور برنی کی مندرجہ ذیل کتابیں پوسٹ بکس نمبر ۱۱۰۵۰' ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ ○ انوار والضحیٰ' ○ کلی علم غیب' ○ اصل الموجودات' ○ اللہ تعالیٰ کی تلاش' ○ عبس' ○ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی (انڈیا) کا مفتی اعظم ہند کا شمارہ چھپ گیا ہے۔ ○ "امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کاملین کی نظر میں" مرتبہ سید صابر حسین شاہ بخاری' رضا اکیڈمی چاہ میراں لاہور سے چھپی ہے' ۲۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ ○ "امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فخر سادات سید محمد محدث کچھوچھوی" مولفہ سید صابر حسین شاہ بخاری نے رضا اکیڈمی لاہور سے چھپوائی ہے' ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے منگوا سکتے ہیں۔ ○ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت' طارق سلطان پوری کی خدمات پر اعتراف' مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور' ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔ ○ "احترام سادات اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ" از سید صابر حسین شاہ بخاری ' مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور کے علاوہ ہندوستان سیرت کمیٹی ممبئی سے بھی طلب کر سکتے ہیں۔ ○ ماہنامہ "فکر رضا" ممبئی انڈیا کے چیف ایڈیٹر جناب زبیر خان صاحب قادری لاہور مرکزی مجلس رضا لاہور کے دفاتر میں تشریف لائے اور نگران مرکزی مجلس رضا اور ایڈیٹر "جہان رضا" سے افکار و تعلیمات رضا کے اشاعتی منصوبوں اور مستقبل کے پروگراموں پر گفتگو کی۔ آپ نے کراچی میں "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کے اراکین سے بھی ملاقات کی۔

○ جناب ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی دو ماہ کے قیام کے بعد بریلی شریف چلے گئے ہیں۔۔

Marfat.com

"تحفہ درود شریف"

" تحفہ درود شریف " کا دوسرا ایڈیشن چھپ گیا ہے' سابقہ ایڈیشن ایک ماہ میں ختم ہو گیا تھا مگر شائقین کی طلب تاہنوز باقی تھی۔ ہمارے معاونین نے ان شائقین کی طلب کے پیش نظر دوسرا ایڈیشن شائع کرا دیا ہے۔ جنہیں یہ "تحفہ" نہیں ملا وہ تیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ کتاب کے ختم ہونے پر بجز معذرت کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

مرکزی مجلس رضا بوساطت مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

جہاد بالقلم

" مرکزی مجلس رضا " کے اشاعتی شعبہ میں مالی تعاون کر کے " جہاد بالقلم " میں شرکت کریں۔ دینی اور اعتقادی لٹریچر کی اشاعت میں " مجلس رضا " کا بڑا نام ہے۔ وہ مسلسل پچیس سال سے بے شمار کتابیں چھپوا کر تقسیم کر چکی ہے' آپ اس کے مالی معاون بن جائیے' ارسال زر کیلئے رابطہ کریں۔

مرکزی مجلس رضا مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بیاد امام اہل سنت مجدد وقت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

بانی مجلس حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

ماہنامہ جہانِ رضا لاہور

مرکزی مجلسِ رضا (رجسٹرڈ)

نعمانیہ بلڈنگ بالمقابل تھانہ ٹبی اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶

Marfat.com

بیادِ امام اہلِ سنت مجددِ وقت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

بانی مجلس حکیم اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ

ماہنامہ جہانِ رضا لاہور

حواشی الطحطاوی علی الدر المختار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حواشی مجمع الانہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حواشی الفتاوی الخیریۃ لنفع البریۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)

نعمانیہ بلڈنگ بالمقابل تھانہ ٹبی اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۴۲۰۶

Marfat.com